چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ	مکمل با محاورہ ترجمہ	مختصر حواشی	آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
کَنزُ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

فَمَنْ اَظْلَمُ

24

الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ 24

اللہ پر جھوٹ باندھنے اور حق جھٹلانے والے کو تنبیہ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَبَ	عَلَى اللّٰهِ (1)	وَ	كَذَّبَ	بِالصِّدْقِ
تو کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جس نے	جھوٹ باندھا	اللہ پر	اور	جھٹلایا	سچ، حق کو

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے

پرہیزگار لوگ

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢ وَالَّذِيْ

اِذْ	جَآءَهٗ	اَلَيْسَ	فِيْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢	وَ	الَّذِيْ
جب	وہ آگیا اس کے پاس	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ جو

جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں؟ ۝ اور وہ جو

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝٣٣

جَآءَ	بِالصِّدْقِ (2)	وَ	صَدَّقَ	بِهٖٓ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ۝٣٣
آیا	سچ کے ساتھ	اور	(جس نے) تصدیق کی	اس کی	یہ لوگ	وہی	پرہیزگار (ہیں)

یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیزگار ہیں ۝

پرہیزگاروں کے لیے بشارت

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٤ ۚۖ

لَهُمْ	مَّا	يَشَآءُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٤
ان کے لئے (ہے)	جو کچھ	وہ چاہیں گے	ان کے رب کے پاس	یہ	نیکی کرنے والوں کا صلہ (ہے)

ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں گے۔ یہ نیک بندوں کا صلہ ہے ۝

پرہیزگاروں کو نیک کاموں کی جزا دینے کی حکمت

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ

لِيُكَفِّرَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِيْ	عَمِلُوْا	وَ	يَجْزِيَهُمْ
تاکہ مٹادے	اللہ	ان سے	برا کام	جو	انہوں نے کیا	اور	صلہ دے انہیں

تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کام مٹادے جو انہوں نے کیے اور انہیں

1 ......اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور اس کی اولاد قرار دینا ہے، یا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہنا بھی اس میں داخل ہے نیز یونہی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا قول یا فعل منسوب کرنا بھی اسی میں داخل ہے جو کہیں ثابت نہ ہو۔ نیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بھی اپنی طرف سے کچھ منسوب کرنا حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری، ۱/۴۳۷، الحدیث: ۱۲۹۱) 2 ......سچ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا قرآنِ مجید ہے، اسے لے کر تشریف لانے والے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا جبریل امین ہیں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لئے کفایت الٰہی کا بیان

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ

اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	الَّذِیْ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾	اَلَیْسَ	اللّٰهُ
ان کا ثواب	(اس) اچھے کام پر	جو	وہ کیا کرتے تھے	کیا نہیں ہے	اللہ

ان کا اجر دے ان اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے ○ کیا اللہ

کفار کا اعتقاد طرزِ عمل

ہدایت سے محروم گمراہ شخص

بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ

بِكَافٍ	عَبْدَهٗ (1)	وَ	یُخَوِّفُوْنَكَ	بِالَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	مَنْ
کافی	اپنے بندے (کو)	اور	وہ ڈراتے ہیں تجھے	ان سے جو	اس کے سوا (ہیں)	اور	جسے

اپنے بندے کو کافی نہیں؟ اور وہ تمہیں اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جسے

گمراہی سے محفوظ ہدایت یافتہ شخص اور شانِ الٰہی

یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ﴿۳۶﴾ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ

یُّضْلِلِ (2)	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾	وَ	مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ
گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں	اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	اور	جسے	ہدایت دے	اللہ

اللہ گمراہ کرے اس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ اور جسے اللہ ہدایت دے

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ

فَمَا	لَهٗ	مِنْ مُّضِلٍّ	اَلَیْسَ	اللّٰهُ	بِعَزِیْزٍ
تو نہیں	اس کو	کوئی بہکانے والا	کیا نہیں ہے	اللہ	غلبے والا، عزت والا

اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ سب پر غالب،

اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار اور کفار پر قیامِ حجت

ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
بدلہ لینے والا	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور

بدلہ لینے والا نہیں؟ ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: آسمان اور زمین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تصدیق کرنے والے سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ یا تمام مومنین مراد ہیں۔

1 ...... یہاں "بندے" سے مراد حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ یقیناً جس طرح اللہ تعالیٰ آپ سے پہلے رسولوں کو کافی تھا اسی طرح آپ کو بھی کافی ہے۔ 2 ...... یعنی جس کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت یعنی ایمان کا نور دے تو اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔

الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

الْاَرْضَ	لَيَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلْ	اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	تَدْعُوْنَ
زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللّٰہ (نے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جنہیں	تم پوجتے ہو

کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے: ”اللّٰہ نے“ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللّٰہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	اَرَادَنِیَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	هَلْ	هُنَّ
اللّٰہ کے سوا	اگر	چاہے مجھے	اللّٰہ	کوئی تکلیف (پہنچانا)	(تو) کیا	وہ

پوجتے ہو اگر اللّٰہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ	اَوْ	اَرَادَنِیْ	بِرَحْمَةٍ	هَلْ	هُنَّ
اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف ٹالنے والے (ہوسکتے ہیں)	یا	وہ چاہے مجھ پر	مہربانی کرنا	کیا	وہ

اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللّٰہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ	قُلْ	حَسْبِیَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِ	یَتَوَكَّلُ[1]
اس کی مہربانی روکنے والے (ہوسکتے ہیں)	تم کہو	مجھے کافی ہے	اللّٰہ	اسی پر	بھروسہ کرتے ہیں

اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں ؟ تم فرماؤ: مجھے اللّٰہ کافی ہے۔ توکل کرنے والے

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ

کفارِ مکہ سے فیصلہ کن کلام

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾	قُلْ	یٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنِّیْ
توکل کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں (بھی)

اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ، میں

1 ...... توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اپنا کام کسی کے سپرد کرکے اس پر اعتماد کرنا، اللّٰہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے حقیقی کارساز ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اپنے کام اس کے سپرد کر دینا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللّٰہ تعالیٰ اسے کافی ہوگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا پر بھروسہ کرے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد فرما دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، ٢/٣٠٢، الحدیث: ٣٣٥٩)

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾	مَنْ يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کرنے والا (ہوں)	تو عنقریب تم جان لوگے	کس پر آتا ہے	(وہ) عذاب

اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے ○ کس پر آتا ہے وہ عذاب

يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا

يُّخْزِيْهِ	وَ	يَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾	اِنَّآ	اَنْزَلْنَا
جو رسوا کردے اسے	اور	اترتا ہے	کس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	بیشک	ہم نے اتاری

جو اسے رسوا کردے اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے؟ ○ بیشک ہم نے حق کے ساتھ

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	لِلنَّاسِ	بِالْحَقِّ	فَمَنِ	اهْتَدٰى
تم پر	کتاب	لوگوں (کی ہدایت) کیلئے	حق کے ساتھ	تو جس نے	ہدایت پائی

تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کیلئے اتاری تو جس نے ہدایت پائی

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ

فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا	يَضِلُّ	عَلَيْهَا	وَ
تو اپنی ذات کیلئے (پائی)	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف	وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی جان کے خلاف	اور

تو اپنی ذات کیلئے ہی (پائی) اور جو گمراہ ہوا تو اپنی جان کے خلاف ہی گمراہ ہوا اور

مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ ع اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا

مَآ	اَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ (1)	اَللّٰهُ	يَتَوَفَّى	الْاَنْفُسَ	حِيْنَ مَوْتِهَا
نہیں	تم	ان پر	کوئی ذمہ دار	اللہ	وفات دیتا ہے	جانوں (کو)	ان کی موت کے وقت

تم ان پر کوئی ذمہ دار نہیں ہو ○ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے

ہدایت کا نفع اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

حقیقی طور پر موت اللّٰہ دیتا ہے

الربع

(1)...... اس آیت میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ہم نے لوگوں کے فائدے اور ان کی ہدایت کیلئے یہ کامل اور عظیم کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے، لہٰذا جو ہدایت حاصل کرے تو اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان اور وبال اسی پر پڑے گا۔ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ چاروناچار انہیں ایمان قبول کرنے پر مجبور کریں بلکہ ایمان قبول کرنا یا نہ کرنا اِن مشرکین کے ذمے ہے، آپ سے اُن کی کوتاہیوں کا مؤاخذہ نہ ہو گا۔

وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا

وَ	الَّتِیْ	لَمْ تَمُتْ	فِیْ مَنَامِهَا (1)	فَیُمْسِكُ	الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا
اور	جو	نہ مرے	(اسے) اس کی نیند میں	پھر وہ روک لیتا ہے	(اسے) جس پر حکم فرمادیتا ہے

اور جو نہ مریں انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیتا ہے اسے

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

الْمَوْتَ	وَ	یُرْسِلُ	الْاُخْرٰۤى	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
موت (کا)	اور	چھوڑ دیتا ہے	دوسری (جان کو)	ایک مقررہ مدت تک	بیشک	اس میں

روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں

باطل معبودوں کے شفیع ہونے کا رد

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمِ	اتَّخَذُوْا
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	کیا	انہوں نے بنا رکھے ہیں

ضرور سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ کیا انہوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	شُفَعَآءَ	قُلْ	اَوَ لَوْ	كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ	شَیْـٴًـا	وَّ
اللہ کے مقابل	کچھ سفارشی	تم کہو	کیا اگرچہ	وہ مالک نہ ہوں	کسی چیز (کے)	اور

اللہ کے مقابلے میں کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور

اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾	قُلْ	لِّلّٰهِ	الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا (2)	لَهٗ
سمجھ نہ رکھتے ہوں	تم کہو	اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	سب شفاعت	اسی کیلئے (ہے)

نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں ○ تم فرماؤ: تمام شفاعتوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اسی کے لیے

(1)...... نیند بھی ایک قسم کی موت ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت احادیث میں بیان کی گئی دعائیں پڑھ لیا کریں۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ہتھیلی رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر کہتے ''اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا'' اور جب بیدار ہوتے تو یہ فرماتے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ'' (بخاری، ۴/۱۹۲، الحدیث: ۶۳۱۴)

(2)...... تمام شفاعتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی شخص تب تک کسی کی شفاعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے۔

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	ذُكِرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	پھر	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	ذکر کیا جاتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب ایک اللہ کا

منکرینِ آخرت کی ذکرِ خدا سے بیزاری

اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِۚ وَ

اللّٰهُ وَحْدَهٗ	اشْمَاَزَّتْ	قُلُوْبُ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ
ایک اللہ (کا)	(تو) متنفر ہو جاتے ہیں	ان لوگوں کے دل جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور

ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اِذَا	ذُكِرَ	الَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِذَا	هُمْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ (1)
جب	ذکر کیا جاتا ہے	ان کا جو	اس (اللہ) کے سوا (ہیں)	(تو) جبھی	وہ	خوش ہو جاتے ہیں

جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ○

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ

قُلِ	اللّٰهُمَّ (2)	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ
تم عرض کرو	اے اللہ	آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے	ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے

تم عرض کرو: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم دعا کی تعلیم

اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اَنْتَ	تَحْكُمُ	بَیْنَ عِبَادِكَ	فِیْ مَا	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
تو	فیصلہ کرے گا	اپنے بندوں کے درمیان	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے

تو اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ○

1 ...... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ذکر سے متنفر ہونا اور بتوں کے ذکر سے خوش ہونا کفار کی جہالت و حماقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی سعادت، تمام بھلائیوں کی بنیاد اور دلوں کی ٹھنڈک ہے جبکہ بے جان اور خسیس بتوں کے ذکر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

2 ...... حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔(مدارک، الزمر، تحت الآیۃ: ۴۶، ص۱۰۴۱) لہٰذا جب بھی کوئی دعا مانگیں تو اُس سے پہلے یہ آیت پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعا قبول ہو گی۔

مشرکین کا قیامت میں انجام

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

وَ	لَوْ	اَنَّ	لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مَا	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا
اور	اگر	یہ کہ (ہوتا)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

اور اگر جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے ساتھ

وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا	بِهٖ	مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ
اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ	(تو) ضرور چھٹکارے کے عوض دیدیتے	اس کو	برے عذاب سے

اس جیسا اور بھی ظالموں کی ملک میں ہوتا تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے چھٹکارے کے عوض

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	بَدَا	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مَا
قیامت کے دن	اور	ظاہر ہو گا	ان کیلئے	اللہ کی طرف سے	(وہ) جس کا

وہ سب کا سب دیدیتے اور ان کیلئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہو گا جس کا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (1)	وَ	بَدَا (2)	لَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوْا
وہ گمان (بھی) نہ رکھتے تھے	اور	ظاہر ہو جائیں گی	ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا

انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا○ اور ان پر ان کے کمائے ہوئے برے اعمال کھل گئے

تکلیف و راحت میں مشرکین کا حال

وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

وَ	حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾	فَاِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ
اور	گھیر لے گا	ان کو	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)

اور ان پر وہی آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے○ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف

1...... اس کا معنی یہ ہے کہ مشرکین کے لئے ایسے ایسے شدید عذاب ظاہر ہوں گے جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا۔ یا، یہ معنی ہے کہ مشرکین گمان کرتے ہوں گے کہ اُن کے پاس نیکیاں ہیں لیکن جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

2...... یعنی مشرکین پر ان کے دنیا میں کئے ہوئے برے اعمال کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ نازل ہو جائے گا اور مشرکین کو گھیر لے گا۔

ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلۡنٰهُ نِعۡمَةً مِّنَّا

ضُرٌّ	دَعَانَا	ثُمَّ	اِذَا	خَوَّلۡنٰهُ	نِعۡمَةً	مِّنَّا
کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے ہمیں	پھر	جب	دیتے ہیں اسے	کوئی نعمت	اپنے پاس سے

پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ ؕ بَلۡ هِىَ فِتۡنَةٌ وَّلٰـكِنَّ

قَالَ	اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ	عَلٰى عِلۡمٍ	بَلۡ	هِىَ	فِتۡنَةٌ[1]	وَّ	لٰـكِنَّ
(تو) کہتا ہے	مجھے دیا گیا وہ صرف	ایک علم (کی بنا) پر	بلکہ	وہ	ایک آزمائش (ہے)	اور	لیکن

تو کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو ایک آزمائش ہے مگر

اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٩﴾ قَدۡ قَالَهَا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ

اَكۡثَرَهُمۡ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٩﴾	قَدۡ	قَالَهَا	الَّذِيۡنَ	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ[2]
ان میں اکثر	نہیں جانتے	بیشک	کہی تھی ایسی بات	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (گزرے)

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ ان سے پہلوں نے بھی ایسے ہی بات کہی تھی

فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا

فَمَاۤ اَغۡنٰى	عَنۡهُمۡ	مَّا	كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٥٠﴾	فَاَصَابَهُمۡ	سَيِّاٰتُ	مَا
تو کام نہ آیا	ان کے	جو	وہ کماتے تھے	تو پہنچیں انہیں	(اس کی) برائیاں	جو

تو ان کی کمائیاں ان کے کچھ کام نہ آئیں ○ تو اُن کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں

كَسَبُوۡا ؕ وَالَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ هٰٓؤُلَاۤءِ سَيُصِيۡبُهُمۡ

كَسَبُوۡا	وَ	الَّذِيۡنَ	ظَلَمُوۡا	مِنۡ هٰٓؤُلَاۤءِ	سَيُصِيۡبُهُمۡ
انہوں نے کمایا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	عنقریب پہنچیں گی انہیں

اُنہیں پہنچیں اور اِن میں (بھی) جو ظالم ہیں عنقریب ان پر

گزشتہ اُمتوں کے حال و انجام کی طرف اشارہ اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

1 ...... دنیا کی سب نعمتیں عارضی اور فانی ہیں اور دنیا میں نعمتیں دے کر بندوں کو آزمایا بھی جاتا ہے، اس لئے دنیاوی نعمتوں پر تکبر و غرور کرنے اور ان پر مطمئن ہونے کی بجائے آخرت میں ملنے والی دائمی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ 2 ...... پہلوں سے مراد قارون اور اس کی قوم ہے۔ قارون نے کہا تھا "یہ (خزانہ) تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے" اور قارون کی قوم چونکہ اس کی اس بے ہودہ گوئی پر راضی رہی تھی اس لئے وہ بھی کہنے والوں میں شمار ہوئی۔ نیز ممکن ہے کہ قارون کے علاوہ سابقہ امتوں میں سے اور لوگوں نے بھی ایسا کہا ہو۔

رزق کی وسعت و تنگی کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوۡا ؕ وَ مَا هُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا

سَیِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوۡا	وَ	مَا	هُمۡ	بِمُعۡجِزِیۡنَ ﴿۵۱﴾	اَوَ لَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا
(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا	اور	نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	اور کیا وہ نہیں جانتے

ان کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں آپڑیں گی اور وہ اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَبۡسُطُ	الرِّزۡقَ	لِمَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	یَقۡدِرُ	اِنَّ
کہ	اللہ	کشادہ کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا	بیشک

کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ (بھی) فرماتا ہے۔ بیشک

٥ع ٢

گنہگاروں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونے کی تاکید

فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلۡ یٰعِبَادِیَ

فِیۡ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾	قُلۡ	یٰعِبَادِیَ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	اے میرے (وہ) بندو

اس میں ایمان والوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو

الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الَّذِیۡنَ	اَسۡرَفُوۡا	عَلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ	لَا تَقۡنَطُوۡا	مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ
جنہوں نے	زیادتی کی	اپنی جانوں پر	تم مایوس نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	اللہ

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم

یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِیۡبُوۡۤا

یَغۡفِرُ	الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الۡغَفُوۡرُ	الرَّحِیۡمُ ﴿۵۳﴾	وَ	اَنِیۡبُوۡۤا (2)
بخش دیتا ہے	تمام گناہوں (کو)	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	رجوع کرو

سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اپنے رب کی طرف

1 ...... کسی بھی گناہگار بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور موت کے وقت غرغرہ کی حالت کو پہنچنے سے پہلے تک اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس سے پہلے پہلے کی جانے والی سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے قبول فرما کر سب گناہ بخش دے گا۔ اس آیت میں اگرچہ توبہ و مغفرت کے متعلق رحمتِ الٰہی سے مایوسی کی ممانعت ہے لیکن عمومی طور پر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور ناامیدی ممنوع ہے۔ 2 ...... فقط رحمتِ الٰہی پر بھروسہ کر کے گناہوں میں مصروف رہنا درست نہیں بلکہ بارگاہِ الٰہی میں گناہوں سے سچی توبہ مطلوب

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اتباعِ قرآن کا حکم اور قیامت کی حسرتوں کا بیان

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

يَّاْتِيَكُمُ	اَنْ	مِنْ قَبْلِ	لَهٗ	اَسْلِمُوْا	وَ	اِلٰى رَبِّكُمْ
آئے تم پر	کہ	(اس سے) پہلے	اس کے حضور	گردن رکھو	اور	اپنے رب کی طرف

رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ

مَاۤ	اَحْسَنَ	اتَّبِعُوْۤا	وَ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾	ثُمَّ	الْعَذَابُ
جو	(اس) بہترین (کی)	پیروی کرو	اور	تمہاری مدد نہ کی جائے	پھر	عذاب

عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے ○ اور تمہارے رب کی طرف سے جو

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

يَّاْتِيَكُمُ	اَنْ	مِّنْ قَبْلِ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	اِلَيْكُمْ	اُنْزِلَ
آجائے تم پر	کہ	(اس سے) پہلے	تمہارے رب کی جانب سے	تمہاری طرف	اتارا گیا

بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

نَفْسٌ	تَقُوْلَ	اَنْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾	اَنْتُمْ	وَّ	بَغْتَةً	الْعَذَابُ
کوئی جان	کہے	(پھر ایسا نہ ہو) کہ	تمہیں خبر (بھی) نہ ہو	تم	اور	اچانک	عذاب

اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو ○ (پھر ایسا نہ ہو) کہ کوئی جان یہ کہے کہ

يٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ

كُنْتُ	اِنْ	وَ	فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ	فَرَّطْتُّ	مَا	عَلٰى	يٰحَسْرَتٰى (1)
میں تھا	بیشک	اور	اللہ کے بارے میں	میں نے کوتاہی کی	جو	(اس) پر	ہائے افسوس

ہائے افسوس ان کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور جو توبہ کرنا چھوڑ دے گا تو اس کے لئے بڑی وعید ہے۔ 1 ……علامہ ابنِ رجب حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: انسان ہمیشہ زندگی سے امید وابستہ رکھتا ہے، اس کی یہ امید دنیا میں ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں، شہوتوں اور گناہوں وغیرہ سے دور کرتا ہے اور شیطان اسے آخری عمر میں توبہ کی امید دلاتا رہتا ہے، پھر جب اسے موت کا یقین اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ دنیا کی شہوتوں کے نشہ سے باہر آتا ہے، تب اسے اپنی کوتاہیوں پر حسرت وندامت ہوتی ہے اور وہ توبہ و نیک اعمال کے لیے دنیا کی طرف لوٹ جانے کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اب اسے کوئی جواب نہیں دیا جاتا اور اسی حسرت وندامت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ

لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	لَوْ	اَنَّ	اللّٰهَ	هَدٰىنِیْ
ضرور مذاق اڑانے والوں میں سے	یا	کہے	اگر	یہ کہ	اللہ	ہدایت دیتا مجھے

مذاق اڑانے والوں میں سے تھا○ یا کہے: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

لَكُنْتُ	مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	حِیْنَ	تَرَى	الْعَذَابَ	لَوْ
(تو) ضرور میں (بھی) ہوتا	پرہیزگاروں میں سے	یا	وہ کہے	جب	دیکھے	عذاب	اگر

تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا○ یا جب عذاب دیکھے تو کہے: اگر

حسرتوں کا جواب

اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى

اَنَّ	لِیْ	كَرَّةً	فَاَكُوْنَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾	بَلٰى (1)
یہ کہ	میرے لیے	ایک مرتبہ لوٹنا (ہوتا)	تو میں ہوجاتا	نیکیاں کرنے والوں میں سے	کیوں نہیں

مجھے ایک مرتبہ لوٹنا (نصیب) ہوتا تو میں نیکیاں کرنے والوں میں سے ہو جاتا○ ہاں کیوں نہیں!

قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ

قَدْ	جَآءَتْكَ	اٰیٰتِیْ	فَكَذَّبْتَ	بِهَا	وَ	اسْتَكْبَرْتَ	وَ
بیشک	آئیں تمہارے پاس	میری آیتیں	تو تُو نے جھٹلایا	ان کو	اور	تکبر کیا	اور

بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور

روزِ قیامت اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ

كُنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	تَرَى	الَّذِیْنَ
تو ہو گیا	انکار کرنے والوں میں سے	اور	قیامت کے دن	تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جنہوں نے

تو انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا○ اور قیامت کے دن تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے ساتھ موت کی سختیاں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو اس حسرت سے خبردار کر دیا ہے، اب انہیں چاہئے کہ توبہ اور نیک اعمال کرتے رہیں تاکہ موت آنے سے پہلے یہ اس کے لیے تیار ہوں۔ (لطائف المعارف، ص ۵۷۴ ملخصاً)

1 ......یعنی ہاں کیوں نہیں! تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں تم پر واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت بھی دی گئی، اس کے باوجود تو نے حق کو چھوڑا اور اسے قبول کرنے سے تکبر کیا، گمراہی اختیار کی اور جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی، تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں سے ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

پرہیزگاروں کے لئے بشارت

اللہ ہر چیز کا خالق و نگہبان ہے

زمین و آسمان کی کنجیوں کا مالک اللہ ہے

آیاتِ الٰہی کے منکروں کا انجام

كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

كَذَبُوْا	عَلَى اللّٰهِ	وُجُوْهُهُمْ	مُّسْوَدَّةٌ	اَلَيْسَ	فِيْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى
جھوٹ باندھا	اللہ پر	ان کے چہرے	سیاہ (ہوں گے)	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ

دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں

لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠	وَ	يُنَجِّي	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا(1)
تکبر کرنے والوں کا	اور	(جہنم سے) بچائے گا	اللہ	ان لوگوں کو جو	پرہیز گار رہوئے

نہیں ہے ؟ ۝ اور اللہ پرہیز گاروں کو ان کی نجات کی جگہ کے ذریعے

بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦١

بِمَفَازَتِهِمْ	لَا يَمَسُّهُمُ	السُّوْٓءُ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ۝٦١
ان کی نجات کی جگہ (جنت) کے ذریعے	نہ چھوئے گا انہیں	عذاب	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

بچائے گا۔ نہ انہیں عذاب چھوئے گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۝

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝٦٢ لَهٗ

اَللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	وَّكِيْلٌ ۝٦٢	لَهٗ
اللہ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے)	اور	وہی	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ۝ آسمانوں

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ

مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ(2)	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	اُولٰٓئِكَ
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	یہ لوگ

اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت میں ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی

1...... دنیا میں پرہیز گاری اختیار کرنا یعنی کفر و شرک اور گناہوں سے بچنا بروزِ قیامت عذابِ جہنم سے نجات پانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ لہٰذا ہر کافر کو چاہیے کہ ایمان لائے اور ہر مومن کو چاہیے کہ وہ گناہوں سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت شاملِ حال ہو، عذابِ جہنم سے نجات ملے اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ 2...... یعنی رحمت، رزق اور بارش وغیرہ کے خزانوں کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، وہی اُن کا مالک ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی دی گئی ہیں، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: مجھے زمین کے خزانوں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

غیرُاللہ کی عبادت کا حکم دینے والوں کو جواب

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾	قُلْ	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو	تو کیا اللہ کے سوا	تم حکم دیتے ہو مجھے

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اے جاہلو! کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ

شرک کرنے والے کو بربادیٔ اعمال کی وعید

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ

اَعْبُدُ	اَيُّهَا	الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	اُوْحِيَ
(کہ کسی اور کی) میں عبادت کروں	اے	جاہلو	اور	ضرور بیشک	وحی کی گئی ہے

میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں ؟ ○ اور بیشک تمہاری طرف

اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

اِلَيْكَ	وَ	اِلَى الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكَ	لَئِنْ
تمہاری طرف	اور	ان (نبیوں) کی طرف جو	تم سے پہلے (آئے)	(کہ اے سننے والے) ضرور اگر

اور تم سے اگلوں کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ (اے ہر سننے والے مخاطب!) اگر

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

اَشْرَكْتَ (2)	لَيَحْبَطَنَّ	عَمَلُكَ	وَ	لَتَكُوْنَنَّ
تونے شرک کیا	(تو) ضرور برباد ہو جائے گا	تیرا عمل	اور	ضرور تو ہو جائے گا

تونے شرک کیا تو ضرور تیرا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تو

اللہ کی بندگی اور شکر گزاری کا حکم

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾	بَلِ	اللّٰهَ	فَاعْبُدْ	وَ	كُنْ	مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾
خسارہ پانے والوں میں سے	بلکہ	اللہ (ہی کی)	تو تو عبادت کر	اور	ہو جا	شکر کرنے والوں میں سے

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴)

1 ...... حقیقی معبود انتہائی عظیم اوصاف سے متصف ہے، جبکہ بتوں کا تعلق جمادات سے ہے اور وہ کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچاسکتے اور جو شخص عظیم اوصاف سے موصوف معبود کی عبادت سے منہ پھیر کر اِن بے جان جسموں کی عبادت میں مشغول ہو تو وہ بہت بڑا جاہل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علمبردار کو بھی اس جھوٹی عبادت کی طرف بلانا اس سے بڑی جہالت ہے اس لئے یہاں انہیں جاہل فرمایا گیا۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ حضور صَلَّی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

مشرکین کی ناقدری اور روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ

وَ	مَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖ	وَ
اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کرنے کا حق (ہے)	اور

اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا اور

الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ

الْاَرْضُ جَمِيْعًا	قَبْضَتُهٗ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	مَطْوِيّٰتٌۢ
ساری زمین	اس کے قبضے (میں ہو گی)	قیامت کے دن	اور	آسمان	لپیٹے ہوئے ہوں گے

قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہو گی اور اس کی قدرت سے تمام آسمان

پہلی اور دوسری بار صور پھونکے جانے کا حال

بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ

بِيَمِيْنِهٖ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ
اس کی قدرت سے	پاکی ہے اسے	اور	وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور

لپیٹے ہوئے ہوں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ○ اور

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

نُفِخَ	فِي الصُّوْرِ (1)	فَصَعِقَ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ
پھونک ماری جائے گی	صُور میں	تو بیہوش ہو جائیں گے	جو	آسمانوں میں	اور	جو

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى

فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	ثُمَّ	نُفِخَ (2)	فِيْهِ	اُخْرٰى
زمین میں (ہیں)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	پھر	پھونک ماری جائے گی	اس میں	دوسری بار

زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر اس میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن مراد سننے والے ہیں۔ یا یہاں ایک ناممکن چیز کو ناممکن چیز پر موقوف کیا گیا ہے یعنی اگر بالفرض تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک کیا تو ضرور تمہارا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

1 ...... آیت کے اس حصے میں پہلی بار صور پھونکنے کا بیان ہے۔ اس سے طاری ہونے والی بے ہوشی کا اثر یہ ہو گا کہ فرشتے اور زمین پر موجود زندہ لوگ جنہیں ابھی تک موت نہ آئی ہو گی، وہ مر جائیں گے۔ 2 ...... یہاں دوسری بار صور پھونکے جانے کا بیان ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔

روزِ قیامت کے احوال اور علمِ الٰہی

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

الْاَرْضُ	اَشْرَقَتِ	وَ	يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ (1)	قِيَامٌ	هُمْ	فَاِذَا
زمین	جگمگا اٹھے گی	اور	دیکھتے ہوئے	کھڑے ہو (جائیں گے)	وہ	تو جبھی

تو اسی وقت وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ○ اور زمین اپنے رب کے نور سے

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ

وَ	جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ	وَ	الْكِتٰبُ (3)	وُضِعَ	وَ	بِنُوْرِ رَبِّهَا (2)
اور	لائے جائیں گے انبیاء	اور	کتاب	رکھی جائے گی	اور	اپنے رب کے نور سے

جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی اور انبیاء اور گواہی دینے والے

الشُّهَدَآءِ وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	بِالْحَقِّ	بَيْنَهُمْ	قُضِيَ	وَ	الشُّهَدَآءِ
وہ	اور	حق کے ساتھ	ان کے درمیان	فیصلہ کر دیا جائے گا	اور	گواہی دینے والے

لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

عَمِلَتْ	مَّا	كُلُّ نَفْسٍ	وُفِّيَتْ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾
اس نے عمل کیا	(اس کا) جو	ہر جان (کو)	(بدلہ) بھرپور دیا جائے گا	اور	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا

ظلم نہ ہو گا ○ اور ہر جان کو اس کے اعمال کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا

ربع

قیامت میں کفار کا جہنم میں داخلے کا حال

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع وَ سِيْقَ

سِيْقَ	وَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ (4)	بِمَا	اَعْلَمُ	هُوَ	وَ
ہانکا جائے گا	اور	لوگ کرتے ہیں	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے	وہ (اللہ)	اور

اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے جو لوگ کرتے ہیں ○ اور کافروں کو

1 ...... دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت شخص کی طرح ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے، یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا۔ 2 ...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا: یہ چاند، سورج کا نور نہ ہو گا بلکہ یہ اور ہی نور ہو گا جسے اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔ (جمل، ۶/۴۵۱) 3 ...... اِس کتاب سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام احوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ یا، اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہو گا۔ 4 ...... اللہ تعالیٰ لوگوں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِلٰى جَهَنَّمَ	زُمَرًا	حَتّٰۤى	اِذَا
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف	گروہ در گروہ	یہاں تک کہ	جب

گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب

جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ

جَآءُوْهَا	فُتِحَتْ	اَبْوَابُهَا	وَ	قَالَ	لَهُمْ
وہ آئیں گے اس کے پاس	(تو) کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے

وہ وہاں پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ

خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ

خَزَنَتُهَاۤ	اَلَمْ یَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	یَتْلُوْنَ	عَلَیْكُمْ
اس کے داروغہ	کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ پڑھتے تھے	تم پر

ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں

اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

اٰیٰتِ رَبِّكُمْ	وَ	یُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	قَالُوْا
تمہارے رب کی آیتیں	اور	ڈراتے تھے تمہیں	تمہارے اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے اِس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ قِیْلَ

بَلٰى	وَ	لٰكِنْ	حَقَّتْ	كَلِمَةُ الْعَذَابِ [1]	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۱﴾	قِیْلَ
کیوں نہیں	اور	لیکن	ثابت ہو گئی	عذاب کی بات	کافروں پر	کہا جائے گا

کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ثابت ہو گیا○ کہا جائے گا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے اعمال کو خوب جانتا ہے، اس سے کچھ مخفی نہیں اور نہ اسے گواہ اور لکھنے والے کی حاجت ہے، یہ گواہی اور لکھنا سب لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے۔

1 ...... عذاب کی بات سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے ابلیس کے چیلنج کے جواب میں سنا دیا تھا کہ ”لَاَمْلَـٴَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ“ بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور سب سے جو تیری پیروی کرنے والے ہیں۔(سورۂ ص: ۸۵)

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ

ادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	فَبِئْسَ
داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	تو کیا ہی برا

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنا ہے، تو متکبروں کا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٢﴾ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

پرہیزگاروں کے جنت میں داخلے کا حال

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٢﴾	وَ	سِیْقَ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ
متکبروں کا ٹھکانہ (ہے)	اور	چلایا جائے گا	ان لوگوں کو جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اِلَى الْجَنَّةِ	زُمَرًا [1]	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءُوْهَا	وَ
جنت کی طرف	گروہ در گروہ	یہاں تک کہ	جب	وہ آئیں گے اس کے پاس	اور

جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ

فُتِحَتْ	اَبْوَابُهَا	وَ	قَالَ	لَهُمْ	خَزَنَتُهَا	سَلٰمٌ
کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے	اس کے داروغہ	سلام (ہو)

اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر

عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ﴿٧٣﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ

ثواب ملنے پر پرہیزگاروں کی حمدِ الٰہی

عَلَیْكُمْ	طِبْتُمْ	فَادْخُلُوْهَا	خٰلِدِیْنَ ﴿٧٣﴾ [2]	وَ	قَالُوْا	الْحَمْدُ
تم پر	تم پاکیزہ رہے	تو داخل ہو جاؤ اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ کہیں گے	تمام تعریفیں

سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ ○ اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں

[1] ......اللہ سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہو گا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا اس کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہو گی۔(مسلم، ص۱۵۱۹، الحدیث: ۱۴(۲۸۳۴)) [2] ......حدیثِ پاک میں ہے: (جنت میں) ایک پکارنے والا پکارے گا: تمہارے لیے یہ ہے کہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ خوش رہو گے کبھی غمگین نہ ہو گے۔(مسلم، ص۱۵۲۱، الحدیث: ۲۲(۲۸۳۷))

لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	صَدَقَنَا	وَعْدَهٗ	وَ	اَوْرَثَنَا	الْاَرْضَ [1]
اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	سچا کر دیا ہم سے	اپنا وعدہ	اور	وارث کیا ہمیں	(اس) زمین (کا)

اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اِس زمین کا وارث کیا،

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

نَتَبَوَّاُ	مِنَ الْجَنَّةِ	حَیْثُ	نَشَآءُ	فَنِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ
ہم رہیں گے	جنت سے (میں)	جہاں	چاہیں	تو کیا ہی اچھا (ہے)	عمل کرنے والوں کا ثواب	اور

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے تو کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا ○ اور

تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ

تَرَى	الْمَلٰٓئِكَةَ [2]	حَآفِّیْنَ	مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	یُسَبِّحُوْنَ
تم دیکھو گے	فرشتوں (کو)	گھیرا کیے ہوئے	عرش کی ہر طرف سے	پاکی بیان کر رہے ہیں

تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ ہر طرف سے عرش کو گھیرے ہوئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾ ع

وَ	قِیْلَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾
اور	کہا جائے گا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

اور کہا جائے گا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

روزِ قیامت فرشتوں کے گروہ کا تسبیح کرنا

ع ٨ ٥

1 ......اس زمین سے جنت کی زمین مراد ہے، نیز جو شخص کسی چیز کا وارث ہو وہ اس میں بلا روک ٹوک تصرف کرتا ہے اور متقی لوگ بھی جنت میں بلا روک ٹوک تصرف کریں گے تو گویا کہ وہ جنت کے وارث ہیں۔

2 ......فرشتوں کی بہت سی اقسام ہیں جیسے گردِ عرش رہنے والے فرشتے، حاملینِ عرش اور نظامِ کائنات چلانے پر مامور فرشتے وغیرہ اور ہر قسم کے فرشتوں سے متعلق الگ الگ ذمہ داریاں ہیں، جیسے عرش کے گرد تسبیح و تحمید کرنا، عرش اٹھانا، پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہنچانا وغیرہ۔

آیات:85 | رکوع: 09

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کی عظمت وشان

حٰمٓ ۝١ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ

حٰمٓ ۝١	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ	الْعَزِیْزِ
حٰمٓ	کتاب کا نازل فرمانا	(اس) اللہ کی طرف سے (ہے)	(جو) عزت والا

حٰمٓ ۝ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا،

اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات

الْعَلِیْمِ ۝٢ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ

الْعَلِیْمِ ۝٢	غَافِرِ الذَّنْۢبِ (1)	وَ	قَابِلِ التَّوْبِ (2)	شَدِیْدِ الْعِقَابِ (3)
علم والا (ہے)	گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا	سخت عذاب دینے والا

علم والا ہے ۝ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا،

ذِی الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝٣

ذِی الطَّوْلِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ ۝٣ (4)
بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)

بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے ۝

1...... سچی توبہ کرنے والے سے بخشش کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، نیز اپنے فضل و کرم سے توبہ کے بغیر بھی وہ جس مسلمان کو چاہے بخش دے۔ 2...... سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمالیتا ہے اگرچہ بندے نے موت سے چند لمحے پہلے ہی کیوں نہ توبہ کی ہو۔ 3...... اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کے کفر کی وجہ سے جہنم میں سخت عذاب دے گا، اور بعض گناہگار مسلمان بھی گناہوں کی بنا پر عذابِ جہنم پائیں گے۔ 4...... بروزِ قیامت دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سبھی نے اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے خواہ وہ خوشی سے جائے یا اسے جبری طور پر لے جایا جائے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والے لوگ

مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

مَا يُجَادِلُ	فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ (1)	اِلَّا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَلَا يَغْرُرْكَ
جھگڑا نہیں کرتے	اللہ کی آیتوں میں	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو دھوکا نہ دے تجھے

اللہ کی آیتوں میں کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں تو اے سننے والے! ان کا شہروں میں چلنا پھرنا

سابقہ اُمتوں کا انبیاء سے برا سلوک اور انجام

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝٤ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

تَقَلُّبُهُمْ	فِي الْبِلَادِ ۝٤	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ
ان کا چلنا پھرنا	شہروں میں	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور

تجھے دھوکا نہ دے ○ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ	وَ	هَمَّتْ	كُلُّ اُمَّةٍ	بِرَسُوْلِهِمْ	لِيَاْخُذُوْهُ
ان کے بعد کے گروہوں (نے)	اور	ارادہ کیا	ہر امت (نے)	اپنے رسول کے ساتھ	کہ پکڑ لیں اسے

گروہوں نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

وَ	جٰدَلُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِيُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
اور	وہ جھگڑتے رہے	باطل کے ذریعے	تاکہ وہ مٹادیں	اس سے	حق (کو)

اور باطل کے ذریعے جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق کو مٹادیں

حالتِ کفر میں مرنے والا قطعی جہنمی ہے

فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٥ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ

فَاَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۝٥	وَ	كَذٰلِكَ	حَقَّتْ
تو میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	اسی طرح	ثابت ہو چکی

تو میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا ہوا؟ ○ اور یونہی تمہارے رب کی بات

1 ...... قرآنِ مجید کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، بعض کفر، بعض کفر کے قریب اور حرام ہیں، مثلاً قرآنِ پاک کو جادو، شعر، کہانت اور سابقہ لوگوں کی داستان کہنا، یہ کفر ہے۔ قرآنِ عظیم کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے۔ یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور ضلالت و گمراہی بھی۔ اسی طرح علم کے بغیر قرآن کا مطلب بیان کرنا حرام اور اپنے بیان کردہ مطلب کے درست ہونے پر اصرار مزید حرام ہے۔ ممتاز مفسرین اور مجتہدین نے مشکل مقامات کو حل کرنے اور پیچیدہ مسائل کو واضح کرنے کے لئے جو علمی اور اصولی بحثیں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف لازم

فرشتوں کی تسبیح اور اہلِ ایمان کے لیے دعائیں

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۟ؕ ۶

كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا [1]	اَنَّهُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ۶
تمہارے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	آگ والے (ہیں)

کافروں پر ثابت ہوچکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں ○

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

اَلَّذِيْنَ	يَحْمِلُوْنَ	الْعَرْشَ	وَ	مَنْ	حَوْلَهٗ	يُسَبِّحُوْنَ
وہ (فرشتے) جو	اٹھاتے ہیں	عرش	اور	جو	اس کے ارد گرد (موجود ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں

عرش اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَ [2]
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	بخشش مانگتے ہیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَا	وَسِعْتَ	كُلَّ شَيْءٍ	رَّحْمَةً	وَّ
ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	تو نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز (کو)	رحمت	اور

بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا

عِلْمًا	فَاغْفِرْ	لِلَّذِيْنَ	تَابُوْا	وَ	اتَّبَعُوْا
علم (سے)	تو تو بخش دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	توبہ کی	اور	پیروی کی

وسیع ہے تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی ہیں، ان کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں یونہی مفسرین اور مجتہدین کا اختلاف، جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔

1 ...... یہاں کافروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی موت کفر پر ہوگی، یہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔

2 ...... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے کہ وہ مومنوں کے لئے آج بھی دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے لئے غائبانہ اور کسی غرض کے بغیر دعا کرنا فرشتوں کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے، اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔

سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧ رَبَّنَا وَ

سَبِيْلَكَ	وَ قِهِمْ	عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧	رَبَّنَا	وَ
تیرے راستے (کی)	اور تو بچالے انہیں	دوزخ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	اور

پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! اور

اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ

اَدْخِلْهُمْ	جَنّٰتِ عَدْنِ	الَّتِيْ	وَعَدْتَّهُمْ	وَ	مَنْ
داخل کردے انہیں	ہمیشہ رہنے کے باغوں (میں)	جن کا	تونے وعدہ فرمایا ان سے	اور	(انہیں) جو

انہیں اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں

صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ

صَلَحَ	مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ	وَ	اَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّيّٰتِهِمْ [1]	اِنَّكَ
نیک ہوئے	ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	بیشک تو

ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل فرما جن کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨ۙ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ

اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝٨	وَ قِهِمُ	السَّيِّاٰتِ	وَ	مَنْ
تو (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور بچالے انہیں	گناہوں کی شامت (سے)	اور	جسے

تو ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے

تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ

تَقِ	السَّيِّاٰتِ	يَوْمَىِٕذٍ	فَقَدْ	رَحِمْتَهٗ	وَ	ذٰلِكَ
تونے بچالیا	گناہوں کی شامت (سے)	اس دن	تو بیشک	تونے رحم فرمایا اس پر	اور	یہی

تونے اس دن گناہوں کی شامت سے بچالیا تو بیشک تونے اس پر رحم فرمایا اور یہی

1 ...... سچی توبہ کرنے والے شخص کی برکت اس کے والدین اور بیوی بچوں کو بھی پہنچتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا میرا باپ کہاں ہے؟ میری ماں کہاں ہے؟ میرے بچے کہاں ہیں؟ میری بیوی کہاں ہے؟ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح نیک اعمال نہیں کیے، اس لئے وہ یہاں موجود نہیں تو وہ جنتی جواب میں کہے گا: میں اپنے لئے اور ان کے لئے نیک اعمال کیا کرتا تھا۔ پھر کہا جائے گا کہ اُن لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردو۔ (بغوی، غافر، تحت الآیۃ: ۸، ۸۲/۴)

بروزِ قیامت کفار سے رب تعالیٰ کی ناراضی

ع-٦

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾ [1]	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنَادَوْنَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہیں ندا کی جائے گی

بڑی کامیابی ہے ○ بیشک کافروں کو ندا دی جائے گی

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ

لَمَقْتُ اللّٰهِ [2]	اَكْبَرُ	مِنْ مَّقْتِكُمْ	اَنْفُسَكُمْ	اِذْ
یقیناً اللہ کی ناراضی	زیادہ بڑی (ہے)	تمہاری ناراضی سے	تمہاری جانوں (پر)	(کیونکہ) جب

کہ یقیناً اللہ کی تم سے ناراضی اس سے بڑھ کر ہے جو (آج) تمہیں اپنی جانوں سے ہے کیونکہ جب

کفار کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ

تُدْعَوْنَ	اِلَى الْاِيْمَانِ	فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾	قَالُوْا	رَبَّنَآ
تمہیں بلایا جاتا تھا	ایمان کی طرف	تو تم کفر کرتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے ○ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اَمَتَّنَا	اثْنَتَيْنِ	وَ	اَحْيَيْتَنَا	اثْنَتَيْنِ [3]	فَاعْتَرَفْنَا
تو نے موت دی ہمیں	دو مرتبہ	اور	زندہ کیا ہمیں	دو مرتبہ	تو (اب) ہم نے اقرار کر لیا

تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا

کفار کے عذابِ جہنم میں رہنے کا سبب

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا

بِذُنُوْبِنَا	فَهَلْ	اِلٰى خُرُوْجٍ	مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّهٗٓ	اِذَا
اپنے گناہوں کا	تو کیا	نکلنے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے ہے کہ	جب

اقرار کر لیا ہے تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ○ یہ اس وجہ سے ہے کہ جب

1 ...... حقیقی اور اصل کامیابی یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں اور اسے عذابِ جہنم سے بچا لیا جائے۔

2 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے مراد وہ ناراضی ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں پر فرمائے گا۔

3 ...... دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے کفار بے جان نطفہ تھے، اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا، پھر عمر پوری ہو جانے پر انہیں موت دی، پھر اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کے لئے زندہ کیا۔

دُعِیَ اللّٰہُ وَحۡدَہٗ کَفَرۡتُمۡ ۚ وَ اِنۡ یُّشۡرَکۡ بِہٖ

دُعِیَ	اللّٰہُ وَحۡدَہٗ	کَفَرۡتُمۡ	وَ	اِنۡ	یُّشۡرَکۡ	بِہٖ
پکارا جاتا تھا	ایک اللہ (کو)	(تو) تم کفر کرتے تھے	اور	اگر	شرک کیا جاتا	اس کے ساتھ

ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا

تُؤۡمِنُوۡا ؕ فَالۡحُکۡمُ لِلّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡکَبِیۡرِ ﴿۱۲﴾ ہُوَ

تُؤۡمِنُوۡا	فَالۡحُکۡمُ	لِلّٰہِ	الۡعَلِیِّ	الۡکَبِیۡرِ ﴿۱۲﴾	ہُوَ
(تو) تم مان لیتے تھے	تو حکم	(اس) اللہ کا (ہے)	(جو) بلندی والا	بڑائی والا (ہے)	وہی (ہے)

تو تم مان لیتے تھے تو ہر حکم اس اللہ کا ہے جو بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ وہی ہے

الَّذِیۡ یُرِیۡکُمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُنَزِّلُ لَکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

الَّذِیۡ	یُرِیۡکُمۡ	اٰیٰتِہٖ	وَ	یُنَزِّلُ	لَکُمۡ	مِّنَ السَّمَآءِ
جو	دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	اور	اتارتا ہے	تمہارے لیے	آسمان سے

جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے

رِزۡقًا ؕ وَ مَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا مَنۡ یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾ فَادۡعُوا اللّٰہَ

رِزۡقًا	وَ	مَا یَتَذَکَّرُ	اِلَّا	مَنۡ	یُّنِیۡبُ ﴿۱۳﴾ (1)	فَادۡعُوا	اللّٰہَ
روزی	اور	نصیحت نہیں مانتا	مگر	وہ جو	رجوع کرے	تو تم عبادت کرو	اللہ (کی)

روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع کرے ○ تو اللہ کی بندگی کرو،

مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ وَ لَوۡ کَرِہَ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیۡعُ الدَّرَجٰتِ

مُخۡلِصِیۡنَ (2)	لَہُ	الدِّیۡنَ	وَلَوۡ	کَرِہَ	الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾	رَفِیۡعُ الدَّرَجٰتِ
خالص کرتے ہوئے	اس کیلئے	دین (عبادت)	اگرچہ	برا مانیں	کافر	درجات بلند کرنے والا

خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ (اللہ) بلند درجات دینے والا،

توحیدِ باری تعالیٰ کی نشانیاں اور ان سے نصیحت لینے والا شخص

اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کرتے رہنے کا حکم

عظمت و جلال والی صفاتِ باری تعالیٰ

1 ...... روزی تو سب کے لئے ہے مگر ہدایت سب کے لئے نہیں۔ افسوس کہ ہمیں اپنی روزی کی تو بہت فکر ہے لیکن ہدایت کی کوئی فکر نہیں۔

2 ...... جو بھی نیک عمل کیا جائے اس میں ریاکاری اور لوگوں کو دکھانا مقصود نہ ہو بلکہ وہ خالص رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ریا، دکھلاوے وغیرہ سے پاک عمل ہی کو قبول فرماتا ہے۔ نیز اس آیت میں صلح کلیت کا ذہن رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں خدا کے نافرمانوں کی ناپسندیدگی کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

قیامت کے چند احوال

ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

ذُو الْعَرْشِ	يُلْقِي	الرُّوحَ	مِنْ اَمْرِهٖ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
عرش والا (ہے)	وہ ڈالتا ہے	(ایمان کی) جان (وحی)	اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے

عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان

مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ

مِنْ عِبَادِهٖ	لِيُنْذِرَ	يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ (1)	يَوْمَ	هُمْ
اپنے بندوں میں سے	تاکہ وہ ڈرائے	ملنے کے دن (سے)	(جس) دن	وہ (ہوں گے)

وحی ڈالتا ہے تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ○ جس دن وہ

بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ

بٰرِزُوْنَ	لَا يَخْفٰى (2)	عَلَى اللّٰهِ	مِنْهُمْ	شَيْءٌ	لِمَنِ
ظاہر ہو جانے والے	پوشیدہ نہیں ہوگی	اللہ پر	ان (کے حال میں) سے	کوئی چیز	کس کے لئے (ہے)

بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کے حال میں سے کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں ہوگی۔ آج

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾	اَلْيَوْمَ	تُجْزٰى
بادشاہی	آج	ایک اللہ کی	(جو) سب پر غالب (ہے)	آج	بدلہ دیا جائے گا

کس کی بادشاہی ہے؟ ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے ○ آج ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَا	ظُلْمَ	الْيَوْمَ	اِنَّ	اللّٰهَ
ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا	نہیں (ہوگی)	زیادتی	آج	بیشک	اللہ

اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر زیادتی نہیں ہوگی، بیشک اللہ

1 ...... قیامت کا دن وہ ہے جس میں آسمان و زمین والے اور اوّلین و آخرین ملیں گے، نیز روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا، اس مناسبت سے روزِ قیامت کو "یوم التلاق" یعنی ملنے کا دن کہتے ہیں۔ 2 ...... دنیا میں ہو سکتا ہے کہ کچھ کفار یہ خیال کیا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آڑ میں چھپ جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھتا اور اس پر ہمارے اعمال پوشیدہ رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن وہ یہ خیال بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ اس دن لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعے سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنا حال چھپا سکیں، اس دن انہیں بھی یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

کفار کو قیامت کے ہولناک دن سے ڈرانے کا حکم

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾	وَ	اَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْاٰزِفَةِ	اِذِ	الْقُلُوْبُ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	ڈراؤ انہیں	قریب آنے والی آفت کے دن (سے)	جب	دل

جلد حساب لینے والا ہے ○ اور انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سے ڈراؤ، جب دل

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

لَدَى الْحَنَاجِرِ	كٰظِمِيْنَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ[1]	مِنْ حَمِيْمٍ
گلوں کے پاس (آجائیں گے)	غم سے بھرے ہوئے (ہوں گے)	نہ (ہوگا)	ظالموں کا	کوئی دوست

گلوں کے پاس آجائیں گے اس حال میں کہ غم میں بھرے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا

اللہ تعالیٰ کی شانِ علم

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾ؕ يَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا

وَّ	لَا	شَفِيْعٍ	يُّطَاعُ ﴿١٨﴾	يَعْلَمُ	خَآىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ[2]	وَ	مَا
اور	نہ	سفارشی	جس کی بات مانی جائے	وہ جانتا ہے	آنکھوں کی خیانت (کو)	اور	جو (بات)

اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ○ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو

اللہ تعالیٰ کی شان اور بتوں کا حال

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ

تُخْفِي	الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾	وَ	اللّٰهُ	يَقْضِيْ	بِالْحَقِّ	وَ	الَّذِيْنَ
چھپاتے ہیں	سینے	اور	اللہ	فیصلہ فرماتا ہے	حق کے ساتھ	اور	وہ لوگ جو

سینے چھپاتے ہیں ○ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	لَا يَقْضُوْنَ	بِشَيْءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا (جس کی)	وہ فیصلہ نہیں کرتے	کسی چیز کا	بیشک	اللہ	وہی

جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے بیشک اللہ ہی

1 ...... یہاں ظالموں سے کفار مراد ہیں، گناہگار مسلمان اس آیت میں بیان کی گئی وعید میں داخل نہیں، ان کے لئے بروزِ قیامت دوست اور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ 2 ...... آنکھوں کی خیانت سے مراد چوری چھپے نامحرم عورت کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا ہے اور سینوں میں چھپی چیز سے مراد عورت کے حسن و جمال کے بارے میں سوچنا ہے، یہ سب چیزیں اگرچہ دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہوں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

گزشتہ قوموں کے احوال کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ۲ / ۷

السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۲۰﴾ ع اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِي الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ

السَّمِيۡعُ	الۡبَصِيۡرُ ﴿۲۰﴾	اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا	فِي الۡاَرۡضِ	فَيَنۡظُرُوۡا	كَيۡفَ	كَانَ
سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ

عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡا هُمۡ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّ

عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ	كَانُوۡا	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	كَانُوۡا	هُمۡ	اَشَدَّ	مِنۡهُمۡ	قُوَّةً	وَّ
ان لوگوں کا انجام جو	تھے	ان سے پہلے	تھے	وہ	زیادہ	ان سے	قوت	اور

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی

اٰثَارًا فِي الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ

اٰثَارًا[1] فِي الۡاَرۡضِ	فَاَخَذَهُمۡ	اللّٰهُ	بِذُنُوۡبِهِمۡ[2]
زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب

نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا

وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ

وَ	مَا كَانَ	لَهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمۡ
اور	نہیں تھا	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	یہ (گرفت)	(اس) لیے ہوئی کہ وہ

اور ان کیلئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا ○ یہ گرفت اس لیے ہوئی کہ

كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوۡا فَاَخَذَهُمُ

كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ	رُسُلُهُمۡ	بِالۡبَيِّنٰتِ	فَكَفَرُوۡا	فَاَخَذَهُمۡ
آئے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا	تو پکڑ لیا انہیں

ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا تو اللہ نے انہیں

1 ...... چھوڑی ہوئی نشانیوں سے مراد قلعے، محل، نہریں، حوض اور بڑی بڑی عمارتیں وغیرہ ہیں۔

2 ...... گناہوں کے سبب پچھلی قوموں کا جو انجام ہوا اس میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے، انہیں بھی خود کو گناہوں سے دور رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بعثت

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

اللّٰهُ	اِنَّهٗ	قَوِیٌّ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا
اللہ (نے)	بیشک وہ	قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا

پکڑ لیا، بیشک اللہ قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ لا اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ

مُوْسٰی	بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾	اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ
موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

فَقَالُوْا	سٰحِرٌ	كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ (1)	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
تو انہوں نے کہا	(یہ تو) جادوگر	بڑا جھوٹا (ہے)	پھر جب	وہ لایا ان کے پاس حق

تو وہ بولے جادوگر ہے، بڑا جھوٹا ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے

فرعون کا بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوا	اقْتُلُوْۤا	اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ہمارے پاس سے	(تو) انہوں نے کہا	قتل کردو	ان لوگوں کے بیٹے جو	ایمان لائے

حق لایا تو انہوں نے کہا: اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو

مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا

مَعَهٗ	وَ	اسْتَحْیُوْا	نِسَآءَهُمْ	وَ	مَا	كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ (2)	اِلَّا
اس کے ساتھ	اور	زندہ رکھو	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	نہیں (ہے)	کافروں کا مکروفریب	مگر

قتل کردو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکروفریب تو

1 ...... فرعون اور ہامان تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے جبکہ قارون کی طرف یہ کہنے کی نسبت آخری امر کے اعتبار سے ہے۔ یعنی قارون شروع میں تو ایمان لایا جبکہ آخر میں منافق ہو گیا تو یہ بھی گویا کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھوٹا کہنے میں فرعون اور ہامان کے ساتھ شریک ہو گیا۔

2 ...... فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غلبے کا خطرہ محسوس کر کے اس سے بچنے کی یہ تدبیر کی کہ اہلِ ایمان کے بیٹوں کو قتل اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا حکم جاری کر دیا لیکن یہ تدبیر کچھ بھی کارآمد ثابت نہ ہوئی۔

فرعون کی دھمکیاں

فِيْ ضَلٰلٍ ۝٢٥ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى

فِيْ ضَلٰلٍ ۝٢٥	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ذَرُوْنِيْٓ	اَقْتُلْ (1)	مُوْسٰى
گمراہی میں	اور	کہا	فرعون (نے)	چھوڑ دو مجھے	(تاکہ) میں قتل کردوں	موسیٰ (کو)

گمراہی میں ہی ہے ○ اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کردوں

وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ

وَلْيَدْعُ	رَبَّهٗ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اَنْ	يُّبَدِّلَ
اور چاہئے کہ وہ پکارے	اپنے رب (کو)	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ بدل دے گا

اور وہ اپنے رب کو بلالے۔ بیشک مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین

فرعون کو جواب

دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝٢٦ وَقَالَ

دِيْنَكُمْ	اَوْ	اَنْ	يُّظْهِرَ	فِي الْاَرْضِ	الْفَسَادَ ۝٢٦	وَ	قَالَ
تمہارا دین	یا	یہ کہ	وہ ظاہر کرے گا	زمین میں	فساد	اور	فرمایا

بدل دے گا یا زمین میں فساد ظاہر کرے گا ○ اور موسیٰ نے

مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

مُوْسٰٓى	اِنِّيْ	عُذْتُ (2)	بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ	مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ
موسیٰ (نے)	بیشک میں	پناہ لیتا ہوں	اپنے اور تمہارے رب کی	ہر متکبر سے

کہا: میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس متکبر سے

ع۳ ۸

آلِ فرعون کے مومن کی نصیحت اور فرعون کا جواب

لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٢٧ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

لَّا يُؤْمِنُ	بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٢٧	وَ	قَالَ	رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
جو یقین نہیں رکھتا	حساب کے دن پر	اور	کہا	ایک مسلمان مرد (نے)	فرعون والوں میں سے

جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا ○ اور فرعون والوں میں سے ایک مسلمان مرد نے کہا

1 ...... فرعون کا یہ کہنا صرف دھمکی ہی تھی کیونکہ اسے خود حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے برحق نبی ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ آپ کے معجزات جادو نہیں ہیں، اگر وہ آپ کو برحق نبی نہ سمجھتا تو قتل کرنے میں ہرگز دیر نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار، سفاک اور ظالم تھا، چھوٹی سی بات پر ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔

2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی تکبر والا کلمہ نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا، یہی خداشناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا۔

يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ

يَكْتُمُ	اِيْمَانَهٗۤ (1)	اَتَقْتُلُوْنَ	رَجُلًا	اَنْ	يَّقُوْلَ
وہ چھپاتا تھا	اپنے ایمان (کو)	کیا تم قتل کرنے لگے ہو	ایک مرد (کو)	(اس بنا پر) کہ	وہ کہتا ہے

جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا: کیا تم ایک مرد کو اس بنا پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے

رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

رَبِّيَ	اللّٰهُ	وَ	قَدْ	جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	مِنْ رَّبِّكُمْ
میرا رب	اللہ (ہے)	اور	بیشک	وہ لایا ہے تمہارے پاس روشن نشانیاں	تمہارے رب کی طرف سے

کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر آیا ہے

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ

وَ	اِنْ	يَّكُ	كَاذِبًا	فَعَلَيْهِ	كَذِبُهٗ	وَ	اِنْ	يَّكُ
اور	اگر	وہ ہے	غلط کہنے والا	تو اسی پر (ہے)	اس کی غلط بیانی کا وبال	اور	اگر	وہ ہے

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان ہی پر ہے اور اگر وہ

صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ

صَادِقًا	يُّصِبْكُمْ	بَعْضُ	الَّذِيْ	يَعِدُكُمْ	اِنَّ
سچا	(تو) پہنچ جائے گا تمہیں	(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	وہ وعید سنا رہا ہے تمہیں	بیشک

سچے ہیں تو جس عذاب کی وہ تمہیں وعید سنا رہے ہیں اس کا کچھ حصہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ

اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾	يٰقَوْمِ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	بڑا جھوٹا (ہو)	اے میری قوم

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو ○ اے میری قوم!

1 ...... یہ مومن فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لا چکا تھا اور اپنے ایمان کو فرعون اور اس کی قوم سے چھپا کر رکھتا تھا کیونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات حاصل کی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شخص اسرائیلی تھا وہ اپنے ایمان کو فرعون اور آلِ فرعون سے مخفی رکھتا تھا۔

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ

لَكُمُ	الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	ظٰهِرِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	فَمَنْ
تمہارے لئے	بادشاہی (ہے)	آج	غلبہ رکھتے ہوئے	زمین میں	تو کون

زمین میں غلبہ رکھتے ہوئے آج بادشاہی تمہاری ہے تو

يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ

يَّنْصُرُنَا	مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ	اِنْ	جَآءَنَا	قَالَ	فِرْعَوْنُ
مدد کرے گا ہماری	اللہ کے عذاب سے (بچاکر)	اگر	وہ آگیا ہم پر	کہا	فرعون (نے)

اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے۔ فرعون بولا

مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا

مَاۤ اُرِيْكُمْ	اِلَّا	مَاۤ	اَرٰى	وَ	مَاۤ اَهْدِيْكُمْ	اِلَّا
میں نہیں سمجھاتا تمہیں	مگر	وہ جو	میں سمجھتا ہوں	اور	میں نہیں بتاتا تمہیں	مگر

میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھتا ہوں اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْۤ	اٰمَنَ	يٰقَوْمِ	اِنِّيْۤ
بھلائی کا راستہ	اور	کہا	اس نے جو	ایمان لایا	اے میری قوم	بیشک میں

جو بھلائی کی راہ ہے ○ اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ

اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾	مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ
خوف کرتا ہوں	تم پر	(گزشتہ) گروہوں کے دن جیسے (دن کا)	جیسے نوح کی قوم کا طریقہ	اور

تم پر (گزشتہ) گروہوں کے دن جیسا خوف ہے ○ جیسا نوح کی قوم اور

مردِ مومن کا عذابِ دنیا سے ڈرانا

مردِ مومن کا عذابِ آخرت سے ڈرانا

عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ

عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ
عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں (کا طریقہ گزرا ہے) جو	ان کے بعد (آئے)	اور	نہیں	اللہ

عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا طریقہ گزرا ہے اور اللہ بندوں پر

یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَ یٰقَوْمِ اِنِّیْۤ اَخَافُ

یُرِیْدُ	ظُلْمًا (1)	لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾	وَ	یٰقَوْمِ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ
ارادہ فرماتا	ظلم (کا)	بندوں کے لئے	اور	اے میری قوم	بیشک میں	خوف کرتا ہوں

ظلم نہیں چاہتا ○ اور اے میری قوم! میں تم پر پکارے جانے کے دن کا

عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ۙ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا

عَلَیْكُمْ	یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ (2)	یَوْمَ	تُوَلُّوْنَ	مُدْبِرِیْنَ	مَا
تم پر	پکارے جانے کے دن (کا)	(جس) دن	تم لوٹو گے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	نہیں (ہے)

خوف کرتا ہوں ○ جس دن تم پیٹھ دے کر بھاگو گے۔ اللہ سے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

لَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ عَاصِمٍ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
تمہارے لیے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں (ہے)

تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے

فرعونیوں کے آباؤ اجداد کی گمراہی

لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ (3)	یُوْسُفُ	مِنْ قَبْلُ
اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	اور	ضرور بیشک	آیا تمہارے پاس	یوسف	(اس سے) پہلے

کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر

(1)...... اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا، جنہیں وہ عذاب دیتا ہے وہ اس کا عدل ہے اور جنہیں وہ ثواب عطا فرماتا ہے وہ اس کا فضل ہے۔ (2)...... قیامت کے دن کو یَوْمُ التَّنَاد یعنی ''پکار کا دن'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی، جیسے ندا کی جائے گی کہ فلاں سعادت مند ہوا اب کبھی بدبخت نہ ہو گا اور فلاں بدبخت ہو گیا اب کبھی سعادت مند نہ ہو گا وغیرہ۔ (3)...... یہاں خطاب اگرچہ فرعون اور اس کی قوم سے ہے لیکن مراد ان کے آباؤ اجداد ہیں کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ان کے پاس نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد کے پاس رسول بن کر تشریف لائے تھے۔

بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖؕ حَتّٰۤى

بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا زِلْتُمْ	فِیْ شَكٍّ	مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ	حَتّٰۤى
روشن نشانیوں کے ساتھ	توتم رہے	شک میں	(اس) سے جسے وہ لایا تمہارے پاس	یہاں تک کہ

آئے توتم ان کے لائے ہوئے پر شک ہی میں رہے یہاں تک کہ

اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًاؕ

اِذَا	هَلَكَ	قُلْتُمْ	لَنْ یَّبْعَثَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	رَسُوْلًا
جب	اس کا انتقال ہوا	(تو) تم نے کہا	ہرگز نہیں بھیجے گا	اللہ	اس کے بعد	کوئی رسول

جب انہوں نے انتقال فرمایا توتم نے کہا: اب اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا،

كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿ۚۖ۳۴﴾

كَذٰلِكَ	یُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	مُّرْتَابٌ ﴿۳۴﴾
یونہی	گمراہ کرتا ہے	اللہ	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	شک کرنے والا (ہو)

اللہ یونہی اسے گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہو ○

بلا دلیل حق کا مقابلہ کرنے والے کا حال

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْؕ

الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ[1]	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ	اَتٰىهُمْ
وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر	جو آئی ہو ان کے پاس

وہ جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں جو انہیں ملی ہو،

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ

كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ الَّذِیْنَ
(یہ بات) بہت بڑی (ہے)	بیزاری (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	اور	ان لوگوں کے نزدیک جو

یہ بات اللہ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک کس قدر

1 ......یعنی حد سے بڑھنے والے اور شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلا کر اور ان پر اعتراضات کر کے جھگڑا کرتے ہیں اور ان کا یہ جھگڑا کسی ایسی دلیل کے ساتھ نہیں ہوتا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہو بلکہ محض آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور جاہلانہ شبہات کی بنا پر ہوتا ہے اور یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک انتہائی سخت بیزاری کی بات ہے اور جس طرح ان جھگڑا کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگادی اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

ہامان کو محل بنانے کا حکم اور فرعون کا مقصد

اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَ قَالَ

اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ [1]	وَ	قَالَ
ایمان لائے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ	ہر متکبر سرکش کے دل پر	اور	کہا

سخت بیزاری کی ہے۔ اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے ○ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ

فِرْعَوْنُ	يٰهَامٰنُ	ابْنِ	لِيْ	صَرْحًا [2]	لَّعَلِّيْۤ	اَبْلُغُ
فرعون (نے)	اے ہامان	تو بنا	میرے لئے	اونچا محل	شاید میں	پہنچ جاؤں

کہا: اے ہامان! میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں راستوں تک

الْاَسْبَابَ ۙ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ

الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾	اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ	فَاَطَّلِعَ	اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
راستوں (تک)	آسمانوں کے راستوں (تک)	تو میں جھانک کر دیکھوں	موسیٰ کے خدا کی طرف	اور

پہنچ جاؤں ○ آسمان کے راستوں تک تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور

اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

اِنِّيْ	لَاَظُنُّهٗ	كَاذِبًا	وَ	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ
بیشک میں	ضرور گمان کرتا ہوں اسے	جھوٹا	اور	اسی طرح	خوبصورت بنا دیا گیا

بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام

لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا

لِفِرْعَوْنَ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	صُدَّ	عَنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا
فرعون کے لئے	اس کا برا عمل	اور	اسے روک دیا گیا	راستے سے	اور	نہیں (تھا)

خوبصورت بنا دیا گیا اور وہ راستے سے روکا گیا اور

1 ...... تکبر اور سرکشی دل پر مہر لگا دیئے جانے کے دو بڑے اسباب ہیں اور مہر لگانے سے مقصود یہ ہے کہ متکبر و سرکش کے دل میں موجود گمراہی، نفاق اور کفر نکل نہ سکے اور ہدایت، اخلاص اور ایمان اس میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سزا ہے، لہٰذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ ان اسباب کو اختیار کرے جو اس کا سینہ کھلنے کا باعث بنیں اور ان اسباب سے بچتا رہے جو دل پر مہر لگا دیئے جانے کا سبب بن جائیں۔

2 ...... ہامان کو محل بنانے کا حکم دینے والے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۸، ص ۵٦۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ع ۱۰

مردِ مومن کی قوم کو دوبارہ نصیحت

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع وَ قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

يٰقَوْمِ	اٰمَنَ	الَّذِيْٓ	قَالَ	وَ	فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾	اِلَّا	كَيْدُ فِرْعَوْنَ
اے میری قوم	ایمان لایا	اس نے جو	کہا	اور	ہلاکت میں	مگر	فرعون کا مکر و فریب

فرعون کا داؤ ہلاکت میں ہی تھا○ اور ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

قوم کے سامنے دنیا و آخرت کی حقیقت کا بیان

اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ ج يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

هٰذِهِ	اِنَّمَا	يٰقَوْمِ	سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ (1)	اَهْدِكُمْ	اتَّبِعُوْنِ
یہ	صرف	اے میری قوم	بھلائی کا راستہ	میں بتاؤں تمہیں	تم پیروی کرو میری

میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں○ اے میری قوم! یہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾	هِيَ	الْاٰخِرَةَ	اِنَّ	وَّ	مَتَاعٌ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	وہ	آخرت	بیشک	اور	تھوڑا سا سامان (ہے)	دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا سامان ہی ہے اور بیشک آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے○

قوم کے سامنے اچھے اور برے اعمال کے انجام کا بیان

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ج وَ مَنْ

مَنْ	وَ	مِثْلَهَا	اِلَّا	فَلَا يُجْزٰٓى	سَيِّئَةً	عَمِلَ	مَنْ
جس نے	اور	اس کی مثل	مگر	تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	برا	عمل کیا	جس نے

جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

مُؤْمِنٌ (2)	هُوَ	وَ	اُنْثٰى	اَوْ	مِّنْ ذَكَرٍ	صَالِحًا	عَمِلَ
ایمان والا (ہو)	وہ	اور (جبکہ)	عورت	یا	(خواہ وہ) مرد (ہو)	اچھا	عمل کیا

اچھا کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ ہو مسلمان

(1)...... اس میں اشارہ ہے کہ ہدایت انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء عظام کی پیروی میں رکھی گئی ہے اور جس طرح نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے امتی کو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں اسی طرح نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے تابع رہتے ہوئے اولیاء و صالحین بھی ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔

(2)...... ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کسی صورت جنت میں داخلہ ممکن نہیں اور رضائے الٰہی کیلئے نیک اعمال نہ کئے تو اسے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور نیک بندوں کی شفاعت سے محرومی اور مخصوص عرصہ تک عذابِ جہنم کا سامنا ہو سکتا ہے۔

فَاُولٰٓىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾

فَاُولٰٓىِٕكَ	يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	يُرْزَقُوْنَ	فِيْهَا	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾
تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	انہیں رزق دیا جائے گا	اس میں	حساب کے بغیر

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے ○

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ

وَ	يٰقَوْمِ[1]	مَا	لِيْٓ	اَدْعُوْكُمْ	اِلَى النَّجٰوةِ	وَ	تَدْعُوْنَنِيْٓ
اور	اے میری قوم	کیا ہوا	مجھے	میں بلاتا ہوں تمہیں	نجات کی طرف	اور	تم بلاتے ہو مجھے

اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف

مردِ مومن کے ارشادات کا بیان

النصف

اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ

اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾	تَدْعُوْنَنِيْ	لِاَكْفُرَ	بِاللّٰهِ	وَ	اُشْرِكَ
آگ کی طرف	تم بلاتے ہو مجھے	تاکہ میں انکار کروں	اللہ کا	اور	شریک ٹھہراؤں

بلا رہے ہو ○ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو

بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ

بِهٖ	مَا	لَيْسَ	لِيْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَّ	اَنَا	اَدْعُوْكُمْ
اس کے ساتھ	(اس کو) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	کوئی علم	اور	میں	بلاتا ہوں تمہیں

اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں، اور میں تمہیں عزت والے

اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ

اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ
عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف	ثابت ہوا	کہ جس (بت) کی طرف تم بلا رہے ہو مجھے

بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ○ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو

1 ...... جب مردِ مومن نے یہ محسوس کیا کہ لوگ میری باتوں پر تعجب کر رہے ہیں اور میری بات ماننے کی بجائے مجھے اپنے باطل دین کی طرف بلانا چاہتے ہیں تو اس نے قوم کو ملامت کی کہ تم کیسے عجیب لوگ ہو، میں تمہیں ایمان اور طاعت کی تلقین کر کے جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی دعوت دے کر جہنم کی طرف بلا رہے ہو۔

لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ

اَنَّ	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	لَا	وَ	فِي الدُّنْيَا	دَعْوَةٌ	لَهٗ	لَيْسَ
یہ کہ	اور	آخرت میں	نہ	اور	دنیا میں	بلانا	اس کو	(کہیں کام کا) نہیں ہے

اس کو بلانا کہیں کام کا نہیں، دنیا میں، نہ آخرت میں اور یہ کہ

مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾	هُمْ	الْمُسْرِفِيْنَ	اَنَّ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	مَرَدَّنَاۤ
آگ والے (ہیں)	وہی	حد سے بڑھنے والے	یہ کہ	اور	اللہ کی طرف (ہے)	ہمارا لوٹنا

ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ

اَمْرِیْۤ	اُفَوِّضُ (1)	وَ	لَكُمْ	اَقُوْلُ	مَاۤ	فَسَتَذْكُرُوْنَ
اپنا کام	میں سپرد کرتا ہوں	اور	تم سے	میں کہہ رہا ہوں	(اسے) جو	تو عنقریب تم یاد کروگے

تو جلد ہی تم وہ یاد کروگے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنے کام اللہ کو

اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ

اللّٰهُ	فَوَقٰىهُ (2)	بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾	بَصِيْرٌۢ	اللّٰهَ	اِنَّ	اِلَى اللّٰهِ
اللہ (نے)	تو بچالیا اسے	بندوں کو	دیکھنے والا (ہے)	اللہ	بیشک	اللہ کی طرف

سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ○ تو اللہ نے اسے ان کے مکر کی

سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

بِاٰلِ فِرْعَوْنَ	حَاقَ	وَ	مَكَرُوْا	مَا	سَيِّاٰتِ
فرعون والوں کو	گھیر لیا	اور	انہوں نے مکر کیا	جو	(اس کی) برائیوں (سے)

برائیوں سے بچالیا اور فرعونیوں کو برے عذاب نے

قوم کی دھمکی پر مردِ مومن کا جواب

مردِ مومن کا بچاؤ اور فرعونیوں پر عذاب

1 ...... تفویض کا معنی یہ ہے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور تفویض یہ بھی ہے کہ دوسروں کے معاملات کے انجام اور عاقبت کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا برا کام کرنے والے کو حتّی الوسع برائی سے روکنے کی کوشش کی جائے، اس کے باوجود اگر وہ برائی سے باز نہ آئے تو اسے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا بلکہ اس کے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرے گا وہ خود ہی جانتا ہے۔

2 ...... جو شخص اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا اور اس پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرماتا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچالیتا ہے۔

فرعونیوں پر برزخ اور آخرت میں عذاب

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝٤٥ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝٤٥	اَلنَّارُ	یُعْرَضُوْنَ	عَلَیْهَا	غُدُوًّا	وَّ	عَشِیًّا	وَ
برے عذاب (نے)	آگ	وہ پیش کئے جاتے ہیں	اس پر	صبح	اور	شام	اور

آگھیرا ○ آگ جس پر صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں اور

یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۟ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝٤٦

یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	اَدْخِلُوْۤا	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝٤٦ (1)
(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(حکم ہوگا) داخل کرو	فرعون والوں (کو)	سخت تر عذاب (میں)

جس دن قیامت قائم ہوگی، (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ○

نارِ جہنم میں کافر سرداروں اور کمزور کافروں کا جھگڑا

وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ

وَ	اِذْ	یَتَحَآجُّوْنَ	فِی النَّارِ	فَیَقُوْلُ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِیْنَ
اور	جب	وہ باہم جھگڑیں گے	آگ میں	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جنہوں نے

اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو (دنیا میں)

اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّغْنُوْنَ	عَنَّا
تکبر کیا تھا	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع	تو کیا	تم	کم کروگے	ہم سے

بڑے بنتے تھے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ

نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝٤٧ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ

نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ۝٤٧	قَالَ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	كُلٌّ
آگ کا کوئی حصہ	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا تھا	بیشک ہم	سب

کم کروگے؟ ○ وہ بڑے بننے والے کہیں گے: ہم سب

(1)...... یہاں پہلے صبح وشام فرعونیوں کو آگ پر پیش کئے جانے کا ذکر ہوا اور اس کے بعد قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جانے کا بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے بھی انہیں آگ پر پیش کرکے عذاب دیا جارہا ہے اور یہی قبر کا عذاب ہے۔ کثیر احادیث سے بھی قبر کا عذاب برحق ہونا ثابت ہے، ایک حدیثِ پاک میں ہے: ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح وشام پیش کیا جاتا ہے، جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اس کی طرف اٹھائے۔ (صحیح بخاری، ۱/۴۶۸، الحدیث: ۱۳۷۹)

کمزور کفار کی داروغہ جہنم سے درخواست اور ان کا جواب

فِيْهَا ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ

فِيْهَآ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	حَكَمَ	بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾	وَ	قَالَ[1]
اس (آگ) میں (ہیں)	بیشک	اللہ	تحقیق	وہ فیصلہ فرما چکا	بندوں کے درمیان	اور	کہیں گے

آگ میں ہیں بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ○ اور جو

الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ

الَّذِيْنَ	فِي النَّارِ	لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ	ادْعُوْا	رَبَّكُمْ
وہ لوگ جو	آگ میں (ہیں)	جہنم کے داروغوں سے	تم دعا کردو	اپنے رب (سے)

آگ میں ہیں وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے، آپ اپنے رب سے دعا کریں

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا اَوَ

يُخَفِّفْ	عَنَّا	يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾	قَالُوْٓا	اَوَ
وہ ہلکا کردے	ہم سے	ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن	(داروغہ فرشتے) کہیں گے	اور کیا

کہ وہ ہم پر ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن ہلکا کردے ○ داروغہ فرشتے کہیں گے، کیا

لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ

لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ	رُسُلُكُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	قَالُوْا	بَلٰى
نہیں آئے تھے تمہارے پاس	تمہارے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	وہ کہیں گے	کیوں نہیں

تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے؟ کافر کہیں گے، کیوں نہیں،

رسولوں اور اہل ایمان کو دنیا و آخرت میں مدد کی بشارت

ع ۵ / ۱۰

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا

قَالُوْا	فَادْعُوْا	وَ	مَا	دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾	اِنَّا
(فرشتے) کہیں گے	تو تم دعا کرو	اور	نہیں	کافروں کی دعا	مگر	گمراہی میں	بیشک ہم

فرشتے کہیں گے، تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو ○ بیشک

1 ...... سرداروں سے مایوس ہونے کے بعد کمزور لوگ جہنم پر مامور فرشتوں سے کہیں گے: آپ ہی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ فرشتے جواب دیں گے: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے اور کیا انہوں نے واضح معجزات پیش نہ کئے تھے؟ کفار کے تسلیم کرنے پر فرشتے جواب دیں گے: ہم کافروں کے حق میں دعا نہیں کریں گے، لہٰذا تم خود ہی اپنے رب سے دعا کرکے دیکھ لو کہ وہ تم پر ایک دن کیلئے عذاب ہلکا کردے لیکن بہر حال تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہی جائے گا کیونکہ وہ قبول نہیں ہوگی۔

روزِ قیامت کفار کا انجام

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

لَنَنْصُرُ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
ضرور ہم مدد کریں گے	اپنے رسولوں (کی)	اور	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں

ضرور ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کریں گے

وَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ لا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ

وَ	یَوْمَ	یَقُوْمُ	الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾	یَوْمَ	لَا یَنْفَعُ
اور	(جس) دن	کھڑے ہوں گے	گواہ	(جس) دن	فائدہ نہ دے گی

اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ۝ جس دن ظالموں کو

الظّٰلِمِیْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ

الظّٰلِمِیْنَ	مَعْذِرَتُهُمْ	وَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمْ
ظالموں (کو)	ان کی معذرت	اور	ان کے لیے	لعنت (ہے)	اور	ان کے لیے

ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے

بنی اسرائیل کو وارثِ تورات بنانے کا بیان

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْهُدٰى [1]	وَ
بُرا گھر (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	رہنمائی	اور

بُرا گھر ہے ۝ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی اور

تورات کے اوصاف

اَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ لا هُدًى وَّ ذِكْرٰى

اَوْرَثْنَا	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ [2]	هُدًى	وَّ	ذِكْرٰى
ہم نے وارث کیا	بنی اسرائیل (کو)	کتاب (کا)	ہدایت	اور	نصیحت (کیلئے)

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ۝ عقلمندوں کی ہدایت اور

1...... یہاں رہنمائی سے مراد تورات اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے معجزات ہیں جو ان کی قوم کے لئے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ تھے، نیز اس سے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو عطا کئے جانے والے وہ کثیر علوم بھی مراد ہو سکتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں نفع مند ہیں۔

2...... اس کتاب سے مراد تورات ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر، استغفار اور تسبیح کی تاکید

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ (1)	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
عقلمندوں کی	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا(ہے)	اور

نصیحت کیلئے ○ تو تم صبر کرو، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اسْتَغْفِرْ (2)	لِذَنْۢبِكَ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ
معافی طلب کرو	اپنوں کے گناہوں کی	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

آیاتِ الٰہی میں بے دلیل جھگڑنے والوں کا حال

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ

بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ (3)	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ
صبح اور شام	بیشک	وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر

صبح اور شام اس کی پاکی بولو ○ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں میں کسی ایسی دلیل کے بغیر جھگڑا کرتے ہیں

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

اَتٰىهُمْ	اِنْ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	اِلَّا	كِبْرٌ	مَّا	هُمْ
جو آئی ہو ان کے پاس	نہیں	ان کے سینوں میں	مگر	ایک بڑائی (کی ہوس)	نہیں	وہ

جو انہیں ملی ہو، ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جس تک یہ

بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾

بِبَالِغِیْهِ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾
اس تک پہنچنے والے	تو تم پناہ مانگو	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

پہنچ نہیں پائیں گے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہی سنتا دیکھتا ہے ○

1 ...... کتاب کی ہدایت و نصیحت سے عقلمند ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہیں کا ذکر ہوا۔ 2 ...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی خطاب ہونا متعین نہیں بلکہ اس کا احتمال ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی ہو گا کہ اے حبیب! آپ اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہیں۔ نیز یہ بھی احتمال ہے کہ اس آیت میں خطاب ہر سامع سے ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ اے سننے والے! اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ 3 ...... یہاں جھگڑا کرنے والوں سے مراد کفارِ قریش ہیں، یہ بڑائی کی ہوس رکھتے تھے اور اسی ہوس کی وجہ سے آیاتِ الٰہی کا انکار اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب و مخالفت کرتے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد

لَخَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ اَكۡبَرُ مِنۡ خَلۡقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ

لَخَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	اَكۡبَرُ	مِنۡ خَلۡقِ النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ
بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش	بہت بڑی (ہے)	لوگوں کی پیدائش سے	اور	لیکن

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن

جاہل اور عالم، نیک مومن اور بدکار برابر نہیں

اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝٥٧ وَ مَا يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ ۙ وَ

اَكۡثَرَ النَّاسِ (1)	لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝٥٧	وَ	مَا يَسۡتَوِى	الۡاَعۡمٰى	وَ	الۡبَصِيۡرُ	وَ
اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	برابر نہیں	اندھا	اور	آنکھ والا	اور

بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الۡمُسِىۡٓءُ ؕ

الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	لَا	الۡمُسِىۡٓءُ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	نہ	برائی کرنے والا (برابر ہے)

نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور بدکار (برابر ہیں)۔

قیامت کا آنا یقینی ہے

قَلِيۡلًا مَّا تَتَذَكَّرُوۡنَ ۝٥٨ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ

قَلِيۡلًا مَّا	تَتَذَكَّرُوۡنَ ۝٥٨	اِنَّ	السَّاعَةَ	لَاٰتِيَةٌ	لَّا	رَيۡبَ
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	بیشک	قیامت	ضرور آنے والی (ہے)	نہیں	کوئی شک

تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں

دعا مانگنے کا حکم اور تکبر کے سبب دعا نہ مانگنے والوں کے لئے وعید

فِيۡهَا وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝٥٩ وَ قَالَ رَبُّكُمُ

فِيۡهَا	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝٥٩	وَ	قَالَ	رَبُّكُمُ
اس میں	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	فرمایا	تمہارے رب (نے)

کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور تمہارے رب نے فرمایا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھے، ان کے بارے میں فرمادیا گیا کہ یہ لوگ جس چیز کی ہوس رکھتے ہیں اسے نہ پاسکیں گے اور انہیں بڑائی میسر نہ آئے گی، بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت اور انکار، ان لوگوں کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہو گا۔

1 ...... اکثر لوگوں سے مراد کفار ہیں اور ان کی طرف سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے انکار کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھتے کہ ایسی قادر ذات لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

اُدْعُوْنِیْۤ (1)	اَسْتَجِبْ	لَكُمْ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَسْتَكْبِرُوْنَ
تم دعا کرو مجھ سے	میں قبول کروں گا	تمہارے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	تکبر کرتے ہیں

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۠ ۶۰ ع اَللّٰهُ

عَنْ عِبَادَتِیْ (2)	سَیَدْخُلُوْنَ	جَهَنَّمَ	دٰخِرِیْنَ ۶۰	اَللّٰهُ
میری عبادت سے	عنقریب وہ داخل ہوں گے	جہنم (میں)	ذلیل ہوتے ہوئے	اللہ (ہی ہے)

تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں جائیں گے ○ اللہ ہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّیْلَ	لِتَسْكُنُوْا	فِیْهِ	وَ
جس نے	بنائی	تمہارے لیے	رات	تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور

جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور

النَّهَارَ مُبْصِرًاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ
دن (بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اللہ	ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور

دن بنایا آنکھیں کھولتا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَشْكُرُوْنَ ۶۱	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
لیکن	اکثر لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب	ہر چیز کا بنانے والا

لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے ○ وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق،

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایک دلیل

لوگوں پر فضل الٰہی اور ان کی ناشکری

حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے

منزل ۶

وقف لازم

1 ...... دعا مانگنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: دعا ان مصیبتوں میں نفع دیتی ہے جو نازل ہوگئیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں ان میں بھی فائدہ دیتی ہے، تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ (مستدرک، ۲/۱۶۳، الحدیث: ۱۸۵۸) 2 ...... ایک قول یہ ہے کہ یہاں عبادت سے مراد "دعا کرنا" ہے۔ جن آیات واحادیث میں ترکِ دعا پر جہنم میں داخلے یا غضبِ الٰہی وغیرہ کی وعیدیں آئی ہیں، ان میں وہ لوگ مراد ہیں جو مطلقاً دعا کو فضول سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں یعنی کچھ بھی ہو جائے، ہم نے دعا نہیں کرنی، یا معاذ اللہ خود کو بارگاہِ الٰہی سے بے نیاز سمجھ کر دعا ترک کر دیتے ہیں، یہ صورت صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیاتِ الٰہی کے منکرین کا حال

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ

لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾	كَذٰلِكَ (1)	يُؤْفَكُ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو	اسی طرح	اوندھے ہوتے ہیں

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو ○ یونہی اوندھے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر مزید دلائل

الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

الَّذِيْنَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾	اَللّٰهُ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ
وہ لوگ جو	اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے

وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

الْاَرْضَ	قَرَارًا	وَّ	السَّمَآءَ	بِنَآءً	وَّ	صَوَّرَكُمْ
زمین (کو)	ٹھہرنے کی جگہ	اور	آسمان (کو)	چھت	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری

زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (2)	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ
تو اچھا بنایا	تمہاری صورتوں (کو)	اور	روزی دی تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	یہ (ہے)	اللہ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں روزی دیں۔ یہ ہے اللہ

شانِ الٰہی اور اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کا حکم

رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ

رَبُّكُمْ	فَتَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾	هُوَ	الْحَيُّ (3)	لَآ
تمہارا رب	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	وہی	زندہ (ہے)	نہیں

تمہارا رب۔ تو وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے ○ وہی زندہ ہے اس کے سوا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دائمی غضب کا باعث ہے۔ 1......یعنی جس طرح کفارِ قریش حق سے پھر گئے اسی طرح وہ لوگ اوندھے ہوتے اور حق سے پھر جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں اور رسول کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اور ان میں غور و فکر کر کے حق کو طلب نہیں کرتے۔ 2......انسان کی صورت تمام مخلوق میں سب سے اچھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سیدھے قد والا، خوبصورت اور متناسب اعضاء والا بنایا، نیز اس میں عقل، تدبر اور فہم و فراست بھی رکھی ہے۔ 3......ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی زندہ ہے، اسے موت آنا اور اس کا فنا ہو جانا محال ہے۔

بُت پرستی کی دعوت دینے والوں کو جواب

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَادْعُوْهُ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ
کوئی معبود	مگر	وہی	تو تم عبادت کرو اسی کی	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)

کوئی معبود نہیں تو اس کی عبادت کرو، خالص اسی کے بندے ہو کر،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٥﴾	قُلْ	اِنِّیْ	نُهِیْتُ [1]
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تم فرماؤ، مجھے منع کیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

اَنْ	اَعْبُدَ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَمَّا
(اس سے) کہ	میں عبادت کروں	ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	جبکہ

کہ ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ

جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ٛ وَ اُمِرْتُ اَنْ

جَآءَنِیَ	الْبَیِّنٰتُ	مِنْ رَّبِّیْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
آچکی ہیں میرے پاس	روشن دلیلیں	میرے رب کی طرف سے	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آئی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ

انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور ان کی حکمتیں

اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اُسْلِمَ	لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ [2]
میں گردن جھکا دوں	تمام جہانوں کے رب کے حضور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	مٹی سے

رب العالمین کے حضور گردن رکھوں ○ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا

1...... کفارِ مکہ نے جہالت اور گمراہی کی بنا پر اپنے باطل دین کی طرف حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دعوت دی اور بت پرستی کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! آپ ان کافروں سے فرمادیں کہ مجھے بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بیشک میرے پاس میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی روشن دلیلیں آچکی ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ربُّ العالمین کے حضور گردن جھکا کر رکھوں اور اخلاص کے ساتھ اسی کے دین پر قائم رہوں۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل اور تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مٹی سے بنایا۔

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	مِنْ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	يُخْرِجُكُمْ	طِفْلًا
پھر	پانی کی بوند سے	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	وہ نکالتا ہے تمہیں	بچہ (کی صورت میں)

پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ

ثُمَّ	لِتَبْلُغُوْۤا	اَشُدَّكُمْ	ثُمَّ	لِتَكُوْنُوْا	شُيُوْخًا	وَ	مِنْكُمْ
پھر (باقی رکھتا ہے)	تاکہ تم پہنچو	اپنی جوانی (کو)	پھر	تاکہ تم ہو جاؤ	بوڑھے	اور	تم میں سے

پھر (تمہیں باقی رکھتا ہے) تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں

مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا

مَّنْ	يُّتَوَفّٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ	لِتَبْلُغُوْۤا
(کوئی وہ ہے) جسے	وفات دے دی جاتی ہے	پہلے (ہی)	اور	تاکہ تم پہنچو

کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

اَجَلًا مُّسَمًّى	وَّ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾	هُوَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ [1]	وَ
مقررہ مدت (تک)	اور	تاکہ تم	سمجھو	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور

پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو ○ وہی ہے کہ زندگی دیتا ہے اور

يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

يُمِيْتُ	فَاِذَا	قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ
مارتا ہے	پھر جب	فیصلہ فرماتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا

مارتا ہے پھر جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا

قدرتِ شانِ الٰہی کے مظاہر

1 ......یعنی اللہ وہی ہے جس کی یہ شان ہے کہ وہی حقیقی طور پر مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے اور اس کی قدرت کے کمال کا یہ حال ہے کہ اسے کسی چیز کو وجود عطا کرنے میں نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، نہ کسی مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی سامان کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ جیسے ہی اس نے کسی چیز کا ارادہ فرمایا وہ چیز حکمِ الٰہی کے مطابق وجود میں آجاتی ہے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والوں پر اظہارِ تعجب

ع ۸ / ۱۲

فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِؕ

فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	یُجَادِلُوْنَ (1)	اِلَى الَّذِیْنَ	اَلَمْ تَرَ	فَیَكُوْنُ ﴿٦٨﴾
اللہ کی آیتوں میں	جھگڑتے ہیں	ان لوگوں کی طرف جو	کیا تم نے نہ دیکھا	تو وہ ہو جاتا ہے

جبھی وہ ہو جاتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں

کتاب اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ اور ان کا انجام

اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ۚۛ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ

وَ	بِالْكِتٰبِ	كَذَّبُوْا	اَلَّذِیْنَ	یُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾	اَنّٰى
اور	کتاب کو	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	وہ پھیرے جاتے ہیں	کہاں

کہاں وہ پھیرے جاتے ہیں ○ وہ جنہوں نے کتاب کو اور اسے

بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ۫ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ۙ اِذِ

معانقة ۱۳

اِذِ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾	رُسُلَنَا	بِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ (2)
جب	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	اپنے رسولوں (کو)	(اس) کو جس کے ساتھ ہم نے بھیجا

جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، تو وہ عنقریب جان جائیں گے ○ جب

الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَ السَّلٰسِلُؕ یُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ۙ فِی الْحَمِیْمِ ۙ۬

فِی الْحَمِیْمِ	یُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾	السَّلٰسِلُ	وَ	فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ	الْاَغْلٰلُ
کھولتے پانی میں	انہیں گھسیٹا جائے گا	زنجیریں	اور	ان کی گردنوں میں	طوق (ہوں گے)

ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے ○ کھولتے پانی میں،

ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ۚ ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا

مَا	اَیْنَ	لَهُمْ	قِیْلَ	ثُمَّ	یُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾	فِی النَّارِ	ثُمَّ
وہ جنہیں	کہاں ہیں	ان سے	کہا جائے گا	پھر	انہیں دہکایا جائے گا	آگ میں	پھر

پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ○ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جنہیں

1......اس سورت میں 4 مقامات پر آیاتِ قرآنی میں جھگڑا کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ ہر مقام پر جھگڑا کرنے والے مختلف لوگوں کا ذکر ہو اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جن آیات میں جھگڑا کیا گیا وہ مختلف ہوں اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کی وجہ سے تاکید کے طور پر چار بار ذکر کیا گیا ہو۔ 2......رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ جو چیز بھیجی گئی، اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ حق عقائد ہیں جو تمام انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہنچائے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا وغیرہ۔

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا	بَلْ
تم شریک بناتے تھے	اللہ کے مقابل	کہیں گے	وہ گم ہوگئے	ہم سے	بلکہ

تم شریک بناتے تھے ○ اللہ کے مقابل، کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے بلکہ

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا	مِنْ قَبْلُ	شَیْـًٔا	كَذٰلِكَ	یُضِلُّ	اللّٰهُ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾
ہم نہیں پوجتے تھے	پہلے	کچھ	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	کافروں (کو)

ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو ○

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا

ذٰلِكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ (1)	وَ	بِمَا
یہ	(اس کا) بدلہ جو	تم خوش ہوتے تھے	زمین میں	باطل پر	اور	(اس کا) بدلہ جو

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے جو

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ۚ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾	اُدْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ (2)	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
تم اتراتے تھے	تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

تم اتراتے تھے ○ جاؤ جہنم کے دروازوں میں، اس میں ہمیشہ رہنا ہے،

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کی تاکید

فَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٦﴾	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ
تو کیا ہی برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)

تو مغروروں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے،

(1)...... باطل پر خوش ہونے سے مراد شرک، بت پرستی، دیگر گناہوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے پر خوش ہونا ہے۔

(2)...... جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے، ہر کافر کے لئے اس کے کفر کے حساب سے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے اور وہ اس دروازے سے جہنم میں داخل ہو گا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تسلی کے لیے گزشتہ رسولوں کا تذکرہ

فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

فَاِمَّا	نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِيْ	نَعِدُهُمْ	اَوْ
تو اگر	ہم دکھادیں تمہیں	(اس کا) کچھ حصہ	جس کا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	یا

تو اگر ہم تمہیں اس (عذاب) کا کچھ حصہ دکھادیں جس کی ہم انہیں وعید سنا رہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ

نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِلَيْنَا	يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾	وَ	لَقَدْ
(پہلے ہی) وفات دے دیں تجھے	تو (بہر حال) ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تمہیں (پہلے ہی) وفات دیں بہر حال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	قَصَصْنَا[1]
ہم نے بھیجے	کئی رسول	تم سے پہلے	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان کیا

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کے احوال تم سے

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ

عَلَيْكَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	لَّمْ نَقْصُصْ	عَلَيْكَ
تمہارے سامنے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان نہیں کیا	تمہارے سامنے

بیان فرمائے اور کسی کے احوال تم سے نہ بیان فرمائے

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ[2]	اَنْ	يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ
اور	(ممکن) نہیں ہے	کسی رسول کیلئے	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر	اللہ کی اجازت سے

اور کسی رسول کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مختلف امتوں کی طرف بھیجے اور ان میں سے کسی کے احوال آپ سے اس قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان فرمائے اور کسی کے احوال اس طرح بیان نہ فرمائے۔ اس تذکرہ سے مقصود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں اور جیسے انہوں نے صبر کیا اسی طرح آپ بھی صبر فرمائیں۔ 2 ...... کفار مختلف معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے، اس پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ کفار کے من مانے معجزے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قدرت ووحدانیت پر دلالت کرنے والی اشیاء کا بیان

ع ۸ ۱۳

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ

فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	قُضِیَ	بِالْحَقِّ	وَ	خَسِرَ
توجب	آئے گا	اللہ کا حکم	(تو) فیصلہ کر دیا جائے گا	حق کے ساتھ	اور	نقصان اٹھائیں گے

پھر جب اللہ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کو

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

هُنَالِكَ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَنْعَامَ
وہاں	باطل والے	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	تمہارے لئے	چوپائے

وہاں خسارہ ہو گا ○ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ

لِتَرْكَبُوْا	مِنْهَا	وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ
تاکہ تم سواری کرو	ان میں سے (کسی پر)	اور	ان میں سے (کسی کا گوشت)	تم کھاؤ	اور

کہ کسی پر تم سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ ○ اور

لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا

لَكُمْ	فِیْهَا	مَنَافِعُ	وَ	لِتَبْلُغُوْا	عَلَیْهَا
تمہارے لئے	ان میں	کئی فائدے (ہیں)	اور	تاکہ تم پہنچو	ان پر (سوار ہو کر)

تمہارے لیے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ	وَ	عَلَیْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ
اپنے سینوں میں (چھپی) حاجت، مراد (کو)	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر

اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ظاہر نہ ہونا ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے نبوت پر اعتراض کیا جاسکے کیونکہ کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے۔ لہٰذا اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، کافروں کے مطالبے کے مطابق آپ کا معجزات نہ دکھانا قابلِ اعتراض نہیں۔

نشانیوں کے منکرین سے استفسار

کفارِ قریش کے لیے بطورِ عبرت گزشتہ قوموں کے حال وانجام کا بیان

تُحْمَلُوْنَ ؕ﴿۸۰﴾ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖۗ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	يُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور	وہ دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تو اللہ کی کون سی نشانیوں (کا)

سوار ہوتے ہو○ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کون سی نشانی کا

تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
تم انکار کروگے	تو کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

انکار کروگے○ کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَكْثَرَ	مِنْهُمْ	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	تعداد میں زیادہ	ان سے	اور

کیسا انجام ہوا، وہ ان سے تعداد میں زیادہ اور

اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ

اَشَدَّ	قُوَّةً	وَّ	اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ	فَمَاۤ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ
زیادہ مضبوط (تھے)	قوت	اور	زمین میں نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو کیا	کام آیا	ان کے

قوت اور زمین میں نشانیوں کے اعتبار سے زیادہ قوی تھے تو ان کے کیا کام آیا

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
جو	وہ کماتے تھے	پھر جب	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

جو انہوں نے کمایا؟○ تو جب ان کے پاس ان کے رسول

1 ......یعنی جب کفارِ مکہ سفر کرتے ہوئے مکہ سے شام یا یمن کی طرف جاتے ہیں تو وہ پچھلی اُمتوں مثلاً عاد اور ثمود کی بربادی کے آثار اور کھنڈرات وغیرہ دیکھتے ہیں تو کیا وہ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے، وہ سابقہ لوگ ان کفارِ قریش سے تعداد میں زیادہ، جسمانی قوت اور بلند و بالا عمارتوں کے اعتبار سے زیادہ مضبوط تھے، لیکن جب کفر و شرک اور رسولوں کی تکذیب کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو ان کی تعداد، طاقت اور مال میں سے کوئی چیز انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکی۔

بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

بِالْبَيِّنٰتِ	فَرِحُوْا	بِمَا	عِنْدَهُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ [1]	وَ
روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) وہ خوش رہے	(اس) پر جو	ان کے پاس (تھا)	(دنیا کے) علم سے	اور

روشن دلیلیں لائے، تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس (دنیا کا) علم تھا اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾	فَلَمَّا	رَاَوْا
اتر آیا	ان پر	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	انہوں نے دیکھا

انہیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ○ پھر جب انہوں نے

بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا

بَاْسَنَا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ	وَ	كَفَرْنَا
ہمارا عذاب	(تو) کہنے لگے	ہم ایمان لائے	ایک اللہ پر	اور	منکر ہوئے

ہمارا عذاب دیکھا تو بولے، ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

بِمَا كُنَّا بِهٖ	مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾	فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ	اِيْمَانُهُمْ
(اس) کے جس کو ہم تھے	شریک بناتے	تو کوئی نفع نہ دیا انہیں	ان کے ایمان (نے)

ہم اللہ کا شریک بناتے تھے ان کے منکر ہوئے ○ تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ

لَمَّا	رَاَوْا	بَاْسَنَا	سُنَّتَ اللّٰهِ	الَّتِيْ	قَدْ	خَلَتْ
جب	انہوں نے دیکھ لیا	ہمارا عذاب	اللہ کا دستور	جو	بیشک	گزر چکا

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں

[1]...... یہاں کافروں کے علم سے مراد ان کے دنیوی علوم ہیں جیسے پیشوں، صنعتوں، ستارہ شناسی وغیرہ کا علم، یا اس سے مراد ان کے فاسد عقائد اور باطل شبہات ہیں، جیسے وہ کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، قیامت قائم نہیں ہوگی وغیرہ۔ یہ درحقیقت علم نہیں بلکہ جہالت ہے اور اس پر علم کا اطلاق اس معنی میں ہے کہ کافر اسے اپنے گمان میں علم سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی علوم کے مقابلے میں دینی علوم کو کم تر خیال کرنا اور دین کی بجائے دنیا کا علم حاصل ہونے پر نازاں ہونا اور اسے اپنے لئے کافی سمجھنا کفار کا پسندیدہ لیکن بارگاہِ الٰہی میں ناپسندیدہ طریقہ ہے۔

فِیۡ عِبَادِهٖ ۚ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ ع

فِیۡ عِبَادِهٖ	وَ	خَسِرَ	هُنَالِكَ	الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾
اس کے بندوں میں	اور	نقصان اٹھایا	وہاں	کافروں (نے)

گزر چکا اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ○

آیات: 54 — رکوع: 06

سُوۡرَةُ حٰمٓ السَّجۡدَة مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اوصافِ قرآن اور کفارِ مکہ کی اکثریت کا طرزِ عمل

حٰمٓ ﴿۱﴾ ۚ تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲﴾ ۚ كِتٰبٌ

حٰمٓ ﴿۱﴾	تَنۡزِيۡلٌ	مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲﴾	كِتٰبٌ (1)
حٰمٓ	نازل کیا ہوا (ہے)	بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے	(یہ) ایک کتاب (ہے)

حٰمٓ ○ (یہ قرآن) بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے ○ یہ عربی قرآن

فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ ۙ

فُصِّلَتۡ	اٰيٰتُهٗ (2)	قُرۡاٰنًا (3) عَرَبِيًّا	لِّقَوۡمٍ	يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾ (4)
تفصیل سے بیان کی گئیں	اس کی آیتیں	عربی قرآن	(ان) لوگوں کیلئے	جو علم رکھتے ہیں

ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں ○

1 ...... کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قرآنِ کریم چونکہ اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔ 2 ...... یعنی قرآنِ پاک کی آیتیں مختلف اقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو جدا جدا اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ 3 ...... یہ کلام دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور اس کی آیتیں باہم مربوط اور ملی ہوئی ہیں اس وجہ سے اسے "قرآن" فرمایا گیا۔ 4 ...... یعنی قرآنِ مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ اہلِ عرب کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	فَاَعْرَضَ	اَكْثَرُهُمْ	فَهُمْ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	تو منہ پھیر لیا	ان میں سے اکثر (لوگوں نے)	تو وہ

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا تو ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا تو وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ

لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۴	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا	فِيْٓ اَكِنَّةٍ
سنتے نہیں ہیں	اور	انہوں نے کہا	ہمارے دل	پردوں میں (ہیں)

سنتے ہی نہیں ہیں ۝ اور انہوں نے کہا: ہمارے دل اُس بات سے پردوں میں ہیں

توحید و ایمان کی دعوت سن کر کفار کا طرزِ عمل

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ	وَ	فِيْٓ اٰذَانِنَا	وَقْرٌ[1]	وَّ
(اس بات) سے جس کی طرف تم بلاتے ہو ہمیں	اور	ہمارے کانوں میں	بوجھ (ہے)	اور

جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

مِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

مِنْۢ بَيْنِنَا	وَ	بَيْنِكَ	حِجَابٌ	فَاعْمَلْ	اِنَّنَا
ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان	ایک پردہ (ہے)	تو تم (اپنا) کام کرو	بیشک ہم

ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ ہے تو تم اپنا کام کرو ہم

عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

عٰمِلُوْنَ ۝۵	قُلْ	اِنَّمَآ اَنَا	بَشَرٌ[2]	مِّثْلُكُمْ
(اپنا) کام کرنے والے (ہیں)	تم کہو	میں تو صرف	ایک انسان (ہوں)	تمہارے جیسا

اپنا کام کر رہے ہیں ۝ تم فرماؤ: میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں،

حضور ﷺ کی عاجزی

الثلثة

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو معانی قرآن سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔

1 ...... اس سے مشرکوں کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان اور توحید کو قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے، ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم اس شخص کی طرح ہیں جو نہ سمجھتا ہو، نہ سنتا ہو۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان تواضع کے طور پر ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کا منصب بلند ہونے کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے۔

یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

یُوْحٰۤى	اِلَیَّ	اَنَّمَاۤ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وحی بھیجی جاتی ہے	میری طرف	یہ کہ	(اے لوگو) تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)

میری طرف یہ وحی بھیجی جاتی ہے کہ (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَ وَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِیْنَۙ ۝٦

فَاسْتَقِیْمُوْۤا	اِلَیْهِ	وَ	اسْتَغْفِرُوْهُ	وَ	وَیْلٌ	لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۝٦
تو تم سیدھے رہو	اس کی طرف	اور	معافی مانگو اس سے	اور	خرابی (ہے)	مشرکوں کیلئے

تو اس کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے ۝

مشرکوں کے دو جرم، زکوٰۃ نہ دینا اور انکارِ آخرت

الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٧

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ۝٧
وہ لوگ جو	نہیں دیتے	زکوٰۃ	اور	وہ	آخرت کا	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں ۝

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا ثواب کی بشارت

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کیلئے	ثواب (ہے)

بیشک ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کیلئے

مشرکوں کی تفہیم

ع ۸ ۱۵

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۠ ۝٨ قُلْ اَىٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨	قُلْ	اَىٕنَّكُمْ	لَتَكْفُرُوْنَ	بِالَّذِیْ	خَلَقَ
بے انتہا	تم کہو	کیا بیشک تم	ضرور کفر کرتے ہو	(اس اللہ) کے ساتھ جس نے	بنائی

بے انتہا ثواب ہے ۝ تم فرماؤ: کیا تم اس (اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے توحید کا معتقد ہونا اور ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کہنا مراد ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ مشرکین وہ لوگ ہیں جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ مشرکین زکوٰۃ کے فرض ہونے پر ایمان نہیں لاتے اور اس کا اقرار نہیں کرتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے تزکیۂ نفس مراد ہے یعنی مشرکین وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کا تزکیہ نہیں کرتے اور ایمان لا کر انہیں شرک کی نجاست سے پاک نہیں کرتے۔

آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی کے آثار

الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ

الْاَرْضَ	فِيْ يَوْمَيْنِ (1)	وَ	تَجْعَلُوْنَ	لَهٗۤ	اَنْدَادًا	ذٰلِكَ
زمین	دو دن میں	اور	تم ٹھہراتے ہو	اس کیلئے	شریک	وہ (ہے)

دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کیلئے شریک ٹھہراتے ہو۔ وہ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۹ ۚ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۹	وَ	جَعَلَ	فِيْهَا	رَوَاسِيَ	مِنْ فَوْقِهَا
سارے جہانوں کا رب	اور	اس نے رکھ دیئے	اس (زمین) میں	پہاڑ	اس کے اوپر سے

سارے جہانوں کا رب ہے ○ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا

وَ	بٰرَكَ	فِيْهَا	وَ	قَدَّرَ	فِيْهَاۤ	اَقْوَاتَهَا
اور	برکت رکھی	اس میں	اور	مقرر کیں	اس میں	اس کی (بسنے والی مخلوق کی) روزیاں

اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں

فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰۤى

فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ (2)	سَوَآءً	لِّلسَّآئِلِيْنَ ۱۰	ثُمَّ	اسْتَوٰۤى
(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا)	(یہ) درست (جواب ہے)	سوال کرنے والوں کیلئے	پھر	اس نے قصد فرمایا

(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا۔) سوال کرنے والوں کے لئے درست جواب ہے ○ پھر اس نے آسمان کی طرف

اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ

اِلَى السَّمَآءِ (3)	وَ	هِيَ	دُخَانٌ (4)	فَقَالَ	لَهَا	وَ	لِلْاَرْضِ
آسمان کی طرف	اور	وہ (آسمان)	دھواں (تھا)	تو اللہ نے فرمایا	اس سے	اور	زمین سے

قصد فرمایا اور آسمان دھواں تھا تو اللہ نے اس سے اور زمین سے فرمایا

1 ...... زمین کو دو دن میں پیدا فرمانا حکمت کے پیشِ نظر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحے سے بھی کم میں پوری زمین بنا دینے پر قادر ہے۔ 2 ...... ان چار دنوں میں وہ دو دن شامل ہیں جن میں زمین کو پیدا کیا گیا یعنی دو دن میں زمین کی پیدائش ہوئی اور دو دن میں پہاڑ وغیرہ دیگر چیزیں پیدا کی گئیں، یوں یہ مکمل چار دن ہوئے۔

3 ...... نفسِ زمین اور اس کے مادے کو آسمان سے پہلے بنایا گیا، پھر آسمان کی تخلیق ہوئی، اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور ہموار کیا گیا، لہٰذا یہ آیت سورۂ نازعات کی آیت کے مخالف نہیں جس میں زمین کو آسمان کے بعد بنانے کا ذکر ہے۔ 4 ...... یہ دھواں پانی کا بخار تھا، اسی سے آسمانوں کو پیدا کیا گیا۔

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا

ائْتِيَا(1)	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا	قَالَتَاۤ	اَتَيْنَا
تم دونوں حاضر ہو جاؤ	خوشی (سے)	یا	ناخوشی (سے)	دونوں نے عرض کی	ہم حاضر ہوئے

کہ دونوں خوشی یا ناخوشی سے آجاؤ۔ دونوں نے عرض کی: ہم خوشی کے ساتھ

آسمانوں کی تخلیق کی مزید تفصیل

طَآىِٕعِيْنَ ⑪ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى

طَآىِٕعِيْنَ ⑪	فَقَضٰىهُنَّ	سَبْعَ سَمٰوَاتٍ	فِيْ يَوْمَيْنِ	وَ	اَوْحٰى
خوش ہوتے ہوئے	تو اس نے بنا دیا انہیں	سات آسمان	دو دنوں میں	اور	بھیج دیئے

حاضر ہوئے ○ تو اللہ نے انہیں دو دن میں سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَ

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ	اَمْرَهَا(2)	وَ	زَيَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِمَصَابِيْحَ	وَ
ہر آسمان میں	اس کے کام کے احکام	اور	ہم نے آراستہ کیا	دنیا کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور

اس کے کام کے احکام بھیج دیئے اور ہم نے سب سے نیچے والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور

کفار کو گزشتہ قوموں کے عذاب سے ڈرانا

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

حِفْظًا	ذٰلِكَ	تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫	فَاِنْ	اَعْرَضُوْا	فَقُلْ
حفاظت (کیلئے)	یہ	غالب، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو

حفاظت کے لیے۔ یہ اس کا مقرر کیا ہوا ہے جو غالب، علم والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ⑬ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ

اَنْذَرْتُكُمْ	صٰعِقَةً	مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ⑬	اِذْ	جَآءَتْهُمُ
میں ڈراتا ہوں تمہیں	ایک کڑک (سے)	عاد اور ثمود کی کڑک جیسی	جب	آئے ان کے پاس

کہ میں تمہیں ایک ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ○ جب ان کے آگے

1 ...... اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے سورج، چاند اور ستاروں کو طلوع کر دو اور اپنی ہواؤں اور بادلوں کو جاری کر دو اور زمین سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نہروں کو رواں کر دو اور اپنے درختوں اور پھلوں کو نکال دو اور یہ کام خوشی سے کرو یا ناخوشی سے (تمہیں بہر حال ایسا کرنا ہے) آسمان اور زمین نے عرض کی: ہم خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، فصلت، تحت الآیۃ: ۱۱، ۸/۲۴۹، الجزء الخامس عشر)

2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر آسمان میں وہاں کے رہنے والوں کو طاعت و عبادت کے احکام بھیج دیئے۔

الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

الرُّسُلُ	مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	اِلَّا	اللّٰهَ
رسول	ان کے آگے	اور	ان کے پیچھے	(اور کہا) کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اللہ (کی)

اور ان کے پیچھے رسول ان کے پاس آئے (اور کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا

قَالُوْا	لَوْ	شَآءَ	رَبُّنَا	لَاَنْزَلَ	مَلٰٓئِكَةً	فَاِنَّا
انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	ہمارا رب	(تو) ضرور اتارتا	فرشتوں (کو)	تو بیشک ہم

تو انہوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا عَادٌ

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾	فَاَمَّا	عَادٌ
(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	انکار کرنے والے (ہیں)	پس بہر حال	عاد

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○ تو وہ جو عاد تھے

قوم عاد کا طرز عمل اور ان کا انجام

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ

فَاسْتَكْبَرُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	قَالُوْا	مَنْ	اَشَدُّ
تو انہوں نے تکبر کیا	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے کہا	کون	زیادہ سخت (ہے)

انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے زیادہ طاقتور

مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ

مِنَّا	قُوَّةً	اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِيْ	خَلَقَهُمْ
ہم سے	قوت (میں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا انہیں

کون ہے؟ اور کیا انہوں نے اس بات کو نہ دیکھا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے

1 ...... قومِ عاد کا تکبر یہ تھا کہ وہ اپنی طاقت اور شان و شوکت پر غرور کرتے اور دوسروں کو اپنے مقابلے میں کچھ نہ سمجھتے تھے اور خود کو بڑا سمجھتے ہوئے انہوں نے حکمِ الٰہی کی بجا آوری اور رسولوں کے لائے ہوئے دین کی پیروی سے انکار کر دیا۔

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا

هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	فَاَرْسَلْنَا
وہ	زیادہ سخت (ہے)	ان سے	قوت (میں)	اور	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	تو ہم نے بھیجی

وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ تو ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

عَلَيْهِمْ	رِيْحًا صَرْصَرًا	فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (1)	لِّنُذِيْقَهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ
ان پر	ایک تیز آندھی	(ان کے) منحوس دنوں میں	تاکہ ہم چکھائیں انہیں	رسوائی کا عذاب

ان پر (ان کے) منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ دنیا کی زندگی میں ہم انہیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَخْزٰى	وَ	هُمْ	لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ رسوا کن (ہے)	اور	وہ	ان کی مدد نہ کی جائے گی

رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد نہ ہو گی ○

قومِ ثمود کا طرزِ عمل اور ان کا انجام

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

وَ	اَمَّا	ثَمُوْدُ	فَهَدَيْنٰهُمْ	فَاسْتَحَبُّوا	الْعَمٰى	عَلَى الْهُدٰى
اور	بہرحال	ثمود	تو ہم نے رہنمائی کی ان کی	تو انہوں نے پسند کیا	اندھے (ہونے کو)	ہدایت پر

اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کی رہنمائی کی تو انہوں نے ہدایت کی بجائے اندھے پن کو پسند کیا

قومِ ثمود کے متقی مومنوں کی نجات

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ج وَ نَجَّيْنَا

فَاَخَذَتْهُمْ	صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ (2)	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	نَجَّيْنَا
تو پکڑ لیا انہیں	ذلت کے عذاب کی کڑک (نے)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ہم نے بچالیا

تو ان کے اعمال کے سبب انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ○ اور ہم نے

1 ...... کوئی دن یا مہینہ حقیقی طور پر منحوس نہیں البتہ جس وقت، دن یا مہینے میں گناہگاروں پر عذابِ الٰہی نازل ہو تو وہ عذاب کے اعتبار سے گناہگار کے حق میں منحوس ہے یا گناہ، گناہگار کے حق میں نحوست ہے۔

2 ...... قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی تین کیفیات قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہیں (1) انہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔ (2) انہیں چنگھاڑ نے پکڑ لیا (3) انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا۔ یہ تینوں کیفیات وقوع پذیر ہوئیں، لہٰذا قومِ ثمود کی ہلاکت کو ان میں کسی کی طرف بھی منسوب کیا جا سکتا ہے۔

ع ۲ / ۱۶

بروزِ قیامت اعضائے کفار کی ان کے خلاف گواہی

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ۠ (۱۸) وَ یَوْمَ یُحْشَرُ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا یَتَّقُوْنَ (۱۸)	وَ	یَوْمَ [1]	یُحْشَرُ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	(جس) دن	ہانکے جائیں گے

انہیں بچالیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور جس دن

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ (۱۹)

اَعْدَآءُ اللّٰهِ	اِلَى النَّارِ	فَهُمْ	یُوْزَعُوْنَ (۱۹)
اللہ کے دشمن	آگ کی طرف	تو وہ	ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں

اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں ○

حَتّٰۤى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَیْهِمْ

حَتّٰۤى	اِذَا مَا	جَآءُوْهَا	شَهِدَ	عَلَیْهِمْ
یہاں تک کہ	جب	وہ (سب) آجائیں گے اس (آگ) کے پاس	(تو) گواہی دیں گے	ان کے خلاف

یہاں تک کہ جب وہ (سب) آگ کے پاس آجائیں گے تو

سَمْعُهُمْ وَ اَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا

سَمْعُهُمْ	وَ	اَبْصَارُهُمْ	وَ	جُلُوْدُهُمْ	بِمَا
ان کے کان	اور	ان کی آنکھیں	اور	ان کی کھالیں	(اس) کی جو

ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب ان کے خلاف

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۲۰) وَ قَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ

کفار کا اپنے بدن کی کھالوں سے مکالمہ

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (۲۰)	وَ	قَالُوْا	لِجُلُوْدِهِمْ	لِمَ	شَهِدْتُّمْ
وہ عمل کرتے تھے	اور	وہ کہیں گے	اپنی کھالوں سے	کیوں	تم نے گواہی دی

ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں

1 ...... یعنی قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، پھر دوزخ کے کنارے پہنچ جانے والوں کو روک دیا جائے گا تا کہ پیچھے رہ جانے والے ان کفار کے پاس آجائیں، اور جب سب کافر اکٹھے ہو جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضاء سے دنیا میں جو جو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتادیں گے۔

عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ

عَلَيْنَا	قَالُوْۤا	اَنْطَقَنَا	اللّٰهُ	الَّذِیْۤ
ہمارے خلاف	وہ کہیں گے	بولنے کی قوت دی ہمیں	(اس) اللہ (نے)	جس نے

گواہی دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے بولنے کی قوت بخشی جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ

اَنْطَقَ	كُلَّ شَیْءٍ (1)	وَّ	هُوَ	خَلَقَكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	اِلَیْهِ
بولنے کی طاقت دی	ہر چیز (کو)	اور	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	اسی کی طرف

ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنایا اور اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ	اَنْ	یَّشْهَدَ	عَلَیْكُمْ
تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	تم چھپ نہیں سکتے تھے	(اس بات سے) کہ	گواہی دیں	تمہارے خلاف

تم لوٹائے جاؤ گے ۝ اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف

بروزِ قیامت کفار کی سرزنش

سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ

سَمْعُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَبْصَارُكُمْ	وَ	لَا	جُلُوْدُكُمْ	وَ	لٰكِنْ
تمہارے کان	اور	نہ	تمہاری آنکھیں	اور	نہ	تمہاری کھالیں	اور	لیکن

تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا

ظَنَنْتُمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا یَعْلَمُ	كَثِیْرًا	مِّمَّا
تم نے گمان کر رکھا تھا	کہ	اللہ	نہیں جانتا	بہت سے (کام)	(اس میں) سے جو

تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام

1 ...... جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء کیسے بولیں گے، اس میں ان کے لئے بھی جواب ہے کہ اعضاء کو بولنے کی طاقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دے گا جس نے سب کو بولنے کی طاقت دی، تو جو زبان جیسے ایک چھوٹے سے عضو کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے وہ دیگر اعضاء کو بھی بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	ذٰلِكُمْ	ظَنُّكُمْ	الَّذِيْ	ظَنَنْتُمْ	بِرَبِّكُمْ (1)
تم کرتے تھے	اور	یہ	تمہارا گمان (تھا)	وہ جو	تم نے گمان کیا	اپنے رب پر

نہیں جانتا○ اور یہ تمہارا وہ گمان تھا جو تم نے اپنے رب پر کیا

اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا

اَرْدٰىكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ	مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾	فَاِنْ	يَّصْبِرُوْا
اس (گمان) نے ہلاک کر دیا تمہیں	تو تم ہو گئے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	پھر اگر	وہ صبر کریں

اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا تو اب نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے○ پھر اگر وہ (آگ پر) صبر کریں

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا

فَالنَّارُ	مَثْوًى	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	يَّسْتَعْتِبُوْا	فَمَا
تو آگ	ٹھکانہ (ہے)	ان کا	اور	اگر	وہ راضی کرنا چاہیں گے (اللہ کو)	تو نہیں

تو آگ ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر وہ اللہ کو راضی کرنا چاہیں گے تو

هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَ قَيَّضْنَا لَهُمْ

هُمْ	مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿٢٤﴾	وَ	قَيَّضْنَا	لَهُمْ
وہ (ہوں گے)	(اللہ کی) رضا پائے ہوؤں میں سے	اور	ہم نے مقرر کر دیئے	ان (کافروں) کیلئے

وہ ان میں سے نہیں ہوں گے جن سے اللہ راضی ہے○ اور ہم نے کافروں کیلئے کچھ ساتھی

قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا

قُرَنَآءَ	فَزَيَّنُوْا	لَهُمْ	مَّا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا
کچھ ساتھی	تو انہوں نے خوبصورت بنا دیا	ان (کافروں) کیلئے	(اسے) جو	ان کے آگے	اور	جو

مقرر کر دیئے تو ان ساتھیوں نے کافروں کی نظر میں ان کے اگلے اور ان کے

بروزِ قیامت کفار کے لیے کوئی چیز کارآمد نہ ہوگی

کفار کے ساتھ شیطان ساتھیوں کا تقرر اور کفار کا عملی حال

1 ......اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا کافروں کا طریقہ ہے اور برا گمان رکھنے والا ہلاک ہونے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ برے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کر کے بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا اور اچھے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ عذابِ الٰہی سے ہی بے خوف ہو جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بندہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو جائے اور نہ ہی اس کے عذاب

(تفسیر صراط الجنان)

خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ

خَلْفَهُمْ	وَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِيْٓ اُمَمٍ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	ثابت ہوگئی	ان پر	(عذاب کی) بات	(جو پوری ہو چکی ان) گروہوں میں

پچھلے (اعمال) کو خوبصورت بنا دیا اور ان پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنَّهُمْ
تحقیق	جو گزر چکے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں کے	بیشک وہ

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَانُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تھے	نقصان اٹھانے والے	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

لَا تَسْمَعُوْا	لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ	وَ الْغَوْا (1)	فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ
تم نہ سنو	اس قرآن کو	اور فضول شور و غل مچاؤ	اس میں	تاکہ تم

اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تاکہ تم

تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تَغْلِبُوْنَ ﴿٢٦﴾	فَلَنُذِيْقَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
غالب آجاؤ	تو بیشک ضرور ہم چکھائیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

غالب آجاؤ ○ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب

ع ١٧ ٣

تلاوتِ قرآن کے وقت کفارِ مکہ کا طرزِ عمل

کفارِ مکہ کے لیے وعید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور سزا سے بے خوف ہو جائے بلکہ وہ امید اور خوف کے درمیان رہے کہ یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

1 ...... تلاوتِ قرآن کے وقت کفارِ قریش شور مچانا شروع کر دیتے، سیٹیاں بجاتے اور طرح طرح سے آوازیں بلند کرتے تھے۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ قرآنِ پاک کی تلاوت نہ سن سکیں کیونکہ وہ اس بات سے خوفزدہ تھے کہ اگر انہوں نے دل جمعی سے قرآن سن لیا تو ایمان لے آئیں گے۔

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

عَذَابًا شَدِيْدًا	وَّ	لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِيْ
سخت عذاب	اور	ضرور ہم بدلہ دیں گے انہیں	برے کام (کا)	جو

چکھائیں گے اور بیشک ہم انہیں ان کے بُرے اعمال کا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷	ذٰلِكَ	جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ [1]	النَّارُ
وہ کرتے تھے	یہ	اللہ کے دشمنوں کا بدلہ	آگ (ہے)

بدلہ دیں گے ○ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ ہے۔

لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

لَهُمْ	فِيْهَا	دَارُ الْخُلْدِ [2]	جَزَآءً	بِمَا
ان کیلئے	اس میں	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو

ان کیلئے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (یہ) اس بات کی سزا ہے کہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۲۸ وَ قَالَ الَّذِيْنَ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝۲۸	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ اور کافر (جہنم میں جاکر)

جہنم میں کفار کی ایک عرض

كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا

كَفَرُوْا	رَبَّنَآ	اَرِنَا	الَّذَيْنِ	اَضَلّٰنَا
کفر کیا	اے ہمارے رب	دکھادے ہمیں	وہ جنہوں نے	گمراہ کیا ہمیں

کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں (گروہ) دکھا

1 ...... جن کافروں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوتِ قرآن کی آواز کو روکنا چاہا انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

2 ...... جہنم میں کافروں کو ہمیشہ کے لئے عذاب دیا جائے گا اور جو گناہگار مسلمان داخلِ جہنم ہوں گے، ان کا اس میں قیام عارضی ہو گا بعد میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو فرشتوں کی طرف سے بشارتیں

مِنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ نَجۡعَلۡهُمَا تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا

مِنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ	نَجۡعَلۡهُمَا	تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا
جنوں اور انسانوں میں سے	تا کہ ہم (روند) ڈالیں انہیں	اپنے قدموں کے نیچے

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تا کہ (آج) ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے (روند) ڈالیں

لِيَكُوۡنَا مِنَ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا

لِيَكُوۡنَا	مِنَ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿٢٩﴾	اِنَّ	الَّذِيۡنَ	قَالُوۡا	رَبُّنَا
تا کہ وہ ہو جائیں (جہنم میں)	سب سے نیچے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب

تا کہ وہ (جہنم میں) سب سے نیچے والوں میں سے ہو جائیں ○ بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب

اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا

اللّٰهُ	ثُمَّ	اسۡتَقَامُوۡا [1]	تَتَنَزَّلُ	عَلَيۡهِمُ	الۡمَلٰٓئِكَةُ [2]	اَلَّا تَخَافُوۡا
اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے (اس پر)	اترتے ہیں	ان پر	فرشتے	(اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِيۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿٣٠﴾ نَحۡنُ

وَ	لَا تَحۡزَنُوۡا	وَ	اَبۡشِرُوۡا	بِالۡجَنَّةِ	الَّتِيۡ	كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿٣٠﴾	نَحۡنُ
اور	نہ غم کرو	اور	خوش ہو جاؤ	(اس) جنت پر	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	ہم

اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ ہم

اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِي الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ فِيۡهَا

اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ	فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَ	فِي الۡاٰخِرَةِ	وَ	لَكُمۡ	فِيۡهَا
تمہارے دوست (ہیں)	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	تمہارے لیے	اس (جنت) میں

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تمہارے لیے جنت میں

1 ...... توحید پر استقامت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے پر ثابت قدم رہے۔

2 ...... ایک قول یہ ہے کہ موت کے وقت فرشتے اترتے ہیں اور مومن کو آخرت میں پیش آنے والے احوال یا ایمان سلب ہونے کا خوف اور اہل وعیال کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا غم نہ کرنے کا کہتے اور اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت مومنوں کو فرشتے یہ بشارت دیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک موت کے وقت، دوسری قبر میں اور تیسری قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا

مَا	تَشْتَهِيْٓ	اَنْفُسُكُمْ	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	مَا
(ہر وہ چیز ہے) جو	چاہیں گے	تمہارے دل	اور	تمہارے لئے	اس میں	(ہر وہ چیز ہے) جو

ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو

تَدَّعُوْنَ ؕ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

الربع

تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾	نُزُلًا	مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	قَوْلًا
تم مانگو گے	مہمانی (ہے)	بخشنے والے، مہربان کی طرف سے	اور	کون	زیادہ اچھا	بات (میں)

تم طلب کرو○ بخشنے والے، مہربان کی طرف سے مہمانی ہے○ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

دین حق کی دعوت دینا سب سے اچھی بات ہے

مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ

مِّمَّنْ	دَعَآ(1)	اِلَى اللّٰهِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا(2)	وَّ	قَالَ	اِنَّنِيْ
(اس) سے جو	بلائے	اللہ کی طرف	اور	عمل کرے	اچھا، نیک	اور	کہے	بیشک میں

جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ بیشک میں

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ ؕ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ (3)	وَ	لَا تَسْتَوِي	الْحَسَنَةُ	وَ	لَا	السَّيِّئَةُ
مسلمانوں میں سے (ہوں)	اور	برابر نہیں ہوسکتی	نیکی	اور	نہ	برائی

مسلمان ہوں○ اور اچھائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی۔

نیکی اور گناہ برابر نہیں

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

اِدْفَعْ	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	فَاِذَا	الَّذِيْ
تم دور کردو (برائی کو)	(اس) کے ساتھ جو	وہ	سب سے بہتر (ہے)	تو جبھی	وہ جو

برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کردو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان

برائی کو اچھائی سے دور کرنا

1 ...... دعوت دینے والے سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یا، اس سے نبی کی دعوت قبول کرنے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا مومن مراد ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے، وہ اس آیت میں داخل ہے۔ 2 ...... ہر مبلغ کو چاہیے کہ وہ خود بھی اطاعت گزار اور احکامِ الٰہی پر عمل کرنے والا ہو۔ بے عمل مبلغ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا مستحق ہوسکتا ہے۔ 3 ...... یہ کہنا فقط زبان سے نہ ہو بلکہ دل سے دینِ اسلام کا اعتقاد رکھتے ہوئے کہے کہ بیشک میں مسلمان

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی عظیم دولت کے حقدار لوگ

بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَ

بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ	عَدَاوَةٌ	كَاَنَّهٗ	وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾ (1)	وَ
تمہارے اور اس کے درمیان	دشمنی (ہوگی)	(ایسا ہو جائے گا) کہ جیسے وہ	گہرا دوست (ہے)	اور

دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے ○ اور

مَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا

مَا يُلَقّٰىهَآ	اِلَّا	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا	وَ	مَا يُلَقّٰىهَآ	اِلَّا
نہیں دی جاتی یہ عادت	مگر	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	اور	نہیں دی جاتی وہ	مگر

یہ دولت صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے اور یہ دولت بڑے نصیب والے

وسوسۂ شیطان کے وقت پناہِ الٰہی مانگنے کا حکم

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ (2)	وَ	اِمَّا	يَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّيْطٰنِ	نَزْغٌ
بڑے نصیب والے (کو)	اور	اگر	وسوسہ آئے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ

کو ہی ملتی ہے ○ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے

قدرتِ الٰہی کی آسمانی نشانیاں اور سورج و چاند کو سجدے کی ممانعت

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾ وَ

فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾	وَ
تو تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور

تو اللہ کی پناہ مانگو۔ بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور

مِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ

مِنْ اٰيٰتِهِ	الَّيْلُ	وَ	النَّهَارُ	وَ	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ
اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	رات	اور	دن	اور	سورج	اور	چاند

رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہوں، کیونکہ سچا کہنا یہی ہے۔ 1 ...... برائی کو بھلائی سے ٹال دینا جیسے کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرنا، کوئی جہالت اور بیوقوفی کا برتاؤ کرے تو اس پر حلم و بردباری کا مظاہرہ کرنا اور بدسلوکی ہونے پر عفو و درگزر سے کام لینا دینِ اسلام کی انتہائی اعلیٰ، جامع اور شاہکار اخلاقی تعلیم ہے اور اس کا نتیجہ بہت شاندار ہے کہ دشمن دشمنی چھوڑ کر دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ 2 ...... اچھے اخلاق والا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومنوں میں زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سب سے اچھا ہے۔ (ابو داؤد، ۴/۲۹۰، الحدیث: ۴۶۸۲)

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ

لَا تَسْجُدُوْا	لِلشَّمْسِ	وَ	لَا	لِلْقَمَرِ	وَ	اسْجُدُوْا	لِلّٰهِ	الَّذِيْ
تم سجدہ نہ کرو	سورج کو	اور	نہ	چاند کو	اور	سجدہ کرو	(اس) اللہ کو	جس نے

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ

خَلَقَهُنَّ	اِنْ	كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾	فَاِنِ	اسْتَكْبَرُوْا(1)	فَالَّذِيْنَ
پیدا کیا انہیں	اگر	اس کی عبادت کرتے ہو	تو اگر	وہ تکبر کریں	تو وہ (فرشتے) جو

انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تو اگر یہ تکبر کریں تو جو

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ

عِنْدَ رَبِّكَ	يُسَبِّحُوْنَ(2)	لَهٗ	بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ
تمہارے رب کے پاس (ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں	اس کی	رات اور دن میں

تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

وَ هُمْ لَا يَسْــٴَـمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ

وَ	هُمْ	لَا يَسْــٴَـمُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖۤ	اَنَّكَ
اور	وہ	اکتاتے نہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ تو

اور وہ اکتاتے نہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا

تَرَى	الْاَرْضَ	خَاشِعَةً(3)	فَاِذَاۤ	اَنْزَلْنَا
دیکھتا ہے	زمین (کو)	بے قدر پڑی ہوئی	پھر جب	ہم اتارتے ہیں

زمین کو بے قدر پڑی ہوئی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی

کفار کا حال اور فرشتوں کا وصف

بنجر زمین کی سرسبزی سے مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت پر استدلال

السجدة ۱۱

(1)...... یعنی اگر وحدانیتِ الٰہی کے عظیم دلائل دیکھ لینے کے باوجود بھی کفار غرور و تکبر کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اِن کفار کے سورج اور چاند کی عبادت کرنے سے یہ نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے والے ختم ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ فرشتے دن رات اس کی پاکی بیان کرنے میں مصروف ہیں اور وہ پاکی بیان کرنے سے تھکتے بھی نہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنا لوگوں کیلئے باعثِ شرف ہے، نہ کہ خدا کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔ (2)...... یہ آیتِ سجدہ ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ (3)...... اس سے مراد زمین کا خشک اور بنجر ہونا ہے۔

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ

عَلَيْهَا	الْمَآءَ	اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	اِنَّ	الَّذِیْۤ
اس پر	پانی	(تو) وہ لہلہانے لگتی ہے	اور	بڑھ جاتی ہے	بیشک	وہ جس نے

اتارتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ بیشک جس نے

اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اَحْیَاهَا	لَمُحْیِ	الْمَوْتٰى	اِنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
زندہ کیا اس کو	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	بیشک وہ	ہر چیز پر

اس کو زندہ کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بیشک وہ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ (1)	فِیْۤ اٰیٰتِنَا
قدرت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں	ہماری آیتوں میں

قدرت رکھتا ہے ○ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ

لَا یَخْفَوْنَ	عَلَیْنَا	اَفَمَنْ	یُّلْقٰى	فِی النَّارِ	خَیْرٌ	اَمْ	مَّنْ
وہ پوشیدہ نہیں ہیں	ہم پر	تو کیا وہ جو	ڈالا جائے گا	آگ میں	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جو

وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو

یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

یَّاْتِیْۤ	اٰمِنًا	یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِعْمَلُوْا	مَا	شِئْتُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا
آئے گا	بے خوف ہو کر	قیامت کے دن	تم عمل کرو	جو	تم چاہو	بیشک وہ	(اس) کو جو

قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ

آیاتِ الٰہی میں الحاد کرنے والوں کو تنبیہ

1 ......الحاد کا معنی ہے کسی جانب مائل ہونا، انحراف کرنا۔ عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے کو الحاد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں الحاد کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے ان پر اعتراض کرنا، انہیں جھٹلانا، انہیں جھوٹ، جادو اور شعر کہنا، آیات کو سن کر شور و غل کرنا، ان کے معانی کو باطل معانی پر محمول کرنا وغیرہ۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جو قرآنِ مجید کی آیات کے اپنی مرضی کے مطابق معنی بیان کرتے ہیں اور قرآنِ پاک کے صحیح اور حقیقی معنی اور مفہوم سے ہٹ کر اپنی مرضی کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔

عظمتِ قرآن

تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِالذِّكۡرِ لَمَّا

تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِيۡرٌ ﴿۴۰﴾	اِنَّ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بِالذِّكۡرِ	لَمَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	ذکر کا	جب

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ بیشک جنہوں نے ذکر کا انکار کیا جب

جَآءَهُمۡ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيۡزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاۡتِيۡهِ

جَآءَهُمۡ	وَ	اِنَّهٗ	لَكِتٰبٌ عَزِيۡزٌ ﴿۴۱﴾ [1]	لَّا يَاۡتِيۡهِ
وہ آیا ان کے پاس (ان کیلئے خرابی ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور عزت والی کتاب (ہے)	نہیں آسکتا اس کے پاس

وہ ان کے پاس آیا (ان کیلئے خرابی ہے) اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ○ باطل اس کے سامنے

الۡبَاطِلُ مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِهٖ ؕ تَنۡزِيۡلٌ

الۡبَاطِلُ [2]	مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ	وَ	لَا	مِنۡ خَلۡفِهٖ	تَنۡزِيۡلٌ
باطل	اس کے آگے سے	اور	نہ	اس کے پیچھے سے	(وہ قرآن) نازل کیا ہوا (ہے)

اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آسکتا۔ (وہ قرآن) اس کی طرف سے

مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدۡ قِيۡلَ

مِّنۡ حَكِيۡمٍ حَمِيۡدٍ ﴿۴۲﴾	مَا يُقَالُ	لَكَ	اِلَّا	مَا	قَدۡ	قِيۡلَ
حکمت والے، تعریف کے لائق کی طرف سے	نہیں کہا جاتا	تم سے	مگر	وہ جو	بیشک	کہا گیا

نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے ○ (اے حبیب!) آپ کو وہی بات کہی جاتی ہے

کفار کی جاہلانہ حرکتوں پر حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

لِلرُّسُلِ مِنۡ قَبۡلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ وَّذُوۡ عِقَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۴۳﴾

لِلرُّسُلِ	مِنۡ قَبۡلِكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ	وَّ	ذُوۡ عِقَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۴۳﴾
رسولوں سے	تم سے پہلے	بیشک	تمہارا رب	ضرور بخشش والا	اور	دردناک عذاب والا (ہے)

جو تم سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھی۔ بیشک تمہارا رب بخشش والا اور دردناک عذاب والا ہے ○

1 ...... عزیز کے دو معنی ہیں، (1) غالب اور قاہر، (2) جس کی نظیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ قرآنِ مجید اپنے دلائل کی قوت سے ہر ایک پر غالب ہے اور بے مثل بھی ہے کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی اس کی ایک سورت جیسی کوئی سورت نہیں بنا سکتی۔ 2 ...... قرآن مجید باطل کی رسائی سے دور ہے، کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا، یہ فرق، تبدیلی اور کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس چیز کے حق ہونے کا قرآنِ مجید حکم فرمادے اسے کوئی باطل نہیں کر سکتا اور جس کے باطل ہونے کا یہ حکم فرمادے اسے کوئی حق نہیں بنا سکتا۔

قرآن پر کفار کے اعتراض کا جواب اور شانِ قرآن

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية ۱۲

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ

وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ (1)	قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا	لَّقَالُوْا	لَوْلَا	فُصِّلَتْ
اور	اگر	ہم کر دیتے اسے	عجمی زبان کا قرآن	(تو) ضرور وہ (کافر) کہتے	کیوں نہیں	واضح کی گئیں

اور اگر ہم اسے عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا قرآن کر دیتے تو کفار ضرور کہتے: اس کی آیتیں

اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ

اٰیٰتُهٗ	ءَاَعْجَمِیٌّ	وَّ	عَرَبِیٌّ	قُلْ	هُوَ	لِلَّذِیْنَ
اس کی آیتیں	کیا (کتاب) عجمی	اور	(نبی) عربی (ہے)	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے جو

کیوں نہ واضح کی گئیں؟ کیا کتاب عجمی ہے اور نبی عربی ہے؟ تم فرماؤ: وہ ایمان والوں

اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

اٰمَنُوْا	هُدًی	وَّ	شِفَآءٌ (2)	وَ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
ایمان لائے	ہدایت	اور	شفاء (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	ان کے کانوں میں

کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ

وَقْرٌ (3)	وَّ	هُوَ	عَلَیْهِمْ	عَمًی	اُولٰٓىٕكَ	یُنَادَوْنَ
بوجھ (ہے)	اور	وہ	ان پر	اندھا پن (ہے)	یہ لوگ	(گویا) انہیں پکارا جارہا ہے

بوجھ ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے۔ گویا انہیں دور کی جگہ سے

قرآن کریم میں اختلاف کرنے والوں کے لیے تنبیہ

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۴۴ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ۴۴	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَی
دور کی جگہ سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)

پکارا جارہا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب

1 ...... اس آیت میں کفار کے اس اعتراض " قرآن عجمی زبان میں کیوں نازل نہیں ہوا" کا جواب دیا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو کافر اعتراض کرتے جبکہ اب عربی میں آیا ہے تو بھی اعتراض کر رہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض نہ ماننے کا ایک بہانہ ہے کیونکہ حق کے طلبگار شخص کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ایسے اعتراض کرے۔ 2 ...... قرآن قلبی امراض جیسے جہالت اور شک وغیرہ سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ہے۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کفار قرآنِ پاک کو اس کے حق کے مطابق سننے کی نعمت سے محروم ہیں اور "ان پر اندھا پن

(تفسیر صاوی، ۵ / ۱۸۵۷، ملخصاً)

منزل ۶

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ

الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ	فِيْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ
کتاب	تو اختلاف کیا گیا	اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	بات

عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ
پہلے گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان

بات پہلے نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا

وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ

وَ	اِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ	مِّنْهُ	مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾	مَنْ
اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) کی طرف سے	دھوکا ڈالنے والے	جس نے

اور بیشک وہ ضرور قرآن کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ جو

عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ

عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	اَسَآءَ
عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی ذات کے لئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

نیکی کرتا ہے وہ اپنی ذات کیلئے ہی کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے

فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

فَعَلَيْهَا (1)	وَ	مَا	رَبُّكَ	بِظَلَّامٍ (2)	لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾
تو اپنی ذات پر (کے خلاف کیا)	اور	نہیں	تمہارا رب	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر

تو اپنے خلاف ہی کرتا ہے اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○

اچھے برے عمل کا فائدہ و نقصان بندے کو ہی ہوگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے" سے مراد یہ ہے کہ وہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

1 ......اللہ تعالیٰ بندوں کے اچھے برے اعمال سے بے نیاز ہے، اچھے عمل کا فائدہ اور برے عمل کا نقصان بندے کو ہی ہو گا۔

2 ......اللہ تعالیٰ بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور ان کے ساتھ وہی معاملہ فرماتا ہے جس کے وہ حق دار ہیں یا ان پر فضل فرماتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! بیشک میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی آپس میں ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (مسلم، ص ۱۳۹۳، الحدیث: ۵۵(۲۵۷۷))